موضوع

عبارات فقہ

غیر مقلد مناظر

شمشاد سلفی

مناظر اہلسنت والجماعت

حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی

العنمان سوشل میڈیا سروسز

دفاع احناف لائبریری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
غیر مقلد مناظر
شمشاد سلفی
مناظر اہل سنت والجماعت
حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تمہید

اس ملک پاک و ہند میں آج سے تقریباً تیرہ سو سال قبل داعیان اسلام اپنے سینے میں شمع ہدایت روشن کئے ہوئے تبلیغ اسلام کی خاطر صحراؤں اور دریاؤں کو عبور کرتے ہوئے ۹۲ھ میں محمد بن قاسم ثقفیؒ کی قیادت میں سندھ پر حملہ آور ہوئے اور پھر آن کی آن میں ۹۵ھ تک سندھ کے فاتح بن گئے پھر اسلام کی روشنی کی صاف وشفاف کرنیں آہستہ آہستہ ہندوستان کو بھی اپنی لپیٹ میں لینے لگیں۔

چنانچہ جب ۳۹۲ھ میں سلطان محمود غزنوی رحمہ اللہ نے ہندوستان کو فتح کر کے وہاں اسلامی سلطنت قائم فرمائی تو پورا ہندوستان اسلام کے انوارات سے جگمگانے لگا۔ جب ہندوستان کے لوگوں نے دیکھا کہ یہ لوگ تہذیب واخلاق کی بلندیوں پر پہنچنے والے، اپنے سینوں میں سمندر جیسا ظرف رکھنے والے، اپنے قلوب میں نوع بنی آدم کے لئے شفقت ومحبت کی طلاطم خیز موجوں کو سمائے ہوئے، ایک ایسے دین حنیف کی طرف داعی بن کر آئے ہیں، جس نے حیران وپریشان بھٹکتے ہوئے انسانوں کو ظلم وجہالت کی تہہ بہ تہہ تاریکیوں، کبروعجب کی اندوہناک بیماریوں، لالچ، خودغرضی کی اندھی گلیوں، دھوکہ دفریب جیسے موذی امراض سے نکال کر، ایک ایسے صراط مستقیم پر چلایا ہے کہ راستے پر چلنے والوں کے اجسام ہی نہیں بلکہ دل بھی ملے ہوئے ہوتے ہیں۔

وہ خود تو بھوکا رہنا پسند کر لیتے ہیں لیکن ہمسائے کی بھوک و پیاس انہیں برداشت نہیں ہوتی، وہ آگ میں کود کر بھی دوسروں کی ہدایت کا سامان پیدا کرتے ہیں، وہ اپنے آپ کو کشت و خون کی وادیوں میں گرا کر بھی دوسروں کو راحت پہنچاتے ہیں۔

ان کے مشن کے سامنے نہ سمندر کی طوفانی موجیں آڑ بن سکتی ہیں، نہ دشت و بیابان، صحراؤں کی حولناکیاں، نہ آسمانوں کو چھوتی ہوئی پہاڑوں کی چوٹیاں ان کے سفر عشق و وفا میں حائل ہوتی ہیں۔ نہ ہی سرد راتوں میں چلنے والی سنسنی خیز آندھیاں اور طوفان ان کے منزل تک پہنچنے میں رکاوٹ پیدا کر سکتے ہیں۔ اپنے دین و مذہب کی خاطر سولی کے سامنے کھڑے ہو کر مسکرانا ان کی فطرت ہے مشقتیں اور صعوبتیں ان کے قدم نہ ڈگمگا سکیں۔

وہ موت کو گلے لگانا تو پسند کر لیتے ہیں، لیکن اپنے اصولوں کا سودا کرنا نہیں جانتے۔ یہ سینے پر تیروں کے زخم کھانا تو جانتے ہیں لیکن میدان کارزار سے پیٹھ پھیر کر بھاگنا نہیں جانتے۔ یہ اپنے خون۔ سے کوہساروں کو سیراب کرنا تو جانتے ہیں، لیکن اپنے خون کو دین متین سے عزیز نہیں سمجھتے۔ وہ جب اعداء کی طرف بڑھتے ہیں تو زندگی کی تمنا تو کجا بلکہ موت کی لذت سے ان کے دل سرشار ہوتے ہیں۔ یہ ایک بازو کٹوا کر دوسرا بھی کٹوانا پسند کرتے ہیں یہ جان فدا کر کے بھی یہی کہتے ہیں۔

کہ جان دی ہوئی تو اسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

جب یہ منزل کی طرف چلتے ہیں، تو پھر گرتے پڑتے بڑھتے ہی جاتے ہیں۔ اور دنیا کی رنگ رلیاں، عیش و عشرت ان کے پاؤں کی زنجیر نہیں بن سکتی۔ دنیا اپنے تمام تر حسن اور رعنائی سے مزین ہو کر ہاتھ جوڑ کر ان کے سامنے پیش ہوتی ہے، لیکن وہ ان کی نظر التفات سے محروم ہی رہتی ہے۔ جب وہ ان کے جوتوں میں گرتی ہے تو یہ اس کو پاؤں کی ٹھوکر مار کر ذلیل کرنا تو جانتے ہیں، لیکن مدہوش ہو کر اس کے سائے کے پیچھے بھاگنا نہیں جانتے۔

بزدلی بے غیرتی، مصلحت پسندی، کم ہمتی، ظلم و جور، تکبر و نخوت، حرص و لالچ نام کی کوئی چیز ان کی لغت میں نہیں ہے۔ ان کی لغت میں اگر ہے تو شجاعت و سخاوت ہے، اطاعت و اخلاق ہے، علم و عمل ہے، صبر و تقویٰ ہے، رحم دلی اور حسن معاشرت ہے۔

چنانچہ وہ لوگ آنے والی ان عظیم ہستیوں کے ان جواہرات کو دیکھ کر اپنے دل و جان کے ساتھ اسلام میں داخل ہو گئے۔ اور صرف داخل ہی نہیں ہوئے بلکہ ان لوگوں نے خدمت اسلام کے لئے ایسے ایسے کارنامے سرانجام دیئے جن کو پڑھ کر سیر و تاریخ کا طالبعلم ششدر و حیران رہ جاتا ہے اور وہ واقعات قیامت تک اپنی آب و تاب کے ساتھ کتب تاریخ کے اوراق میں چمکتے دمکتے رہیں گے، اور فرزندان توحید ان کی عہد و وفا کی داستانوں کو پڑھ کر اپنی منزل تک پہنچنے کے لئے راہیں تلاش کرتے رہیں گے۔ اور ان کے کردار کی روشنی میں صراط مستقیم تک چلتے ہوئے جنت الفردوس کے دروازے تک جا پہنچیں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

یہ عظیم لوگ جو مٹی میں مل کر گل و گلزار ہوئے، اور بھٹکے ہوئے مسافروں کے لئے ہادی بنے یہ کون لوگ تھے؟۔ جب تاریخ کی وادیوں میں پہنچ کر حقائق کو تلاش کیا جائے، تو تاریخی حقائق پکار پکار کر یہ کہتے ہوئے نظر آتے ہیں کہ یہ مردان خدامست اہل سنت والجماعت حنفی تھے۔ چنانچہ انہی کے فیض سے دوسرے مسلمان بھی حنفی المذہب ہوئے۔ چنانچہ حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔

سواد اعظم از اہل اسلام متابعان ابی حنیفہ اند علیہم الرضوان۔

(مکتوب ۵۵ دفتر دوم)

اہل اسلام کی سب سے بڑی جماعت امام ابوحنیفہؒ کی تابع ہے۔

اسی طرح مورخ فرشتہ لکھتا ہے۔

رعایا آں ملک کلھم اجمعین حنفی مذہب اند۔

(تاریخ فرشتہ ص ۳۳۶)

اسی طرح کشمیر کے بارے میں لکھتا ہے۔

مرزا حیدر در تاریخ رشیدی نوشتہ کہ مردم کشمیر تمام حنفی مذہب بودانہ۔

(ایضاً)

مرزا حیدر نے تاریخ رشیدی میں لکھا ہے کہ کشمیر کے تمام لوگ حنفی المذہب تھے۔

اسی طرح شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ فرماتے ہیں۔

اهل الروم و ماوراء النهر و الهند كلهم حنفيون.

(تحصیل التعرف ص ۴۶)

روم اور ماوراء النہر اور ہندوستان کے لوگ تمام کے تمام حنفی ہیں۔

حضرت شاہ ولی اللہؒ فرماتے ہیں۔

جمهور الملوك وعامة البلدان متمذهبين

بمذهب ابى حنيفه رحمه الله.

(تفہیمات الٰہیہ ص ۲۱۲ ج ۱)

اکثر بادشاہ اور شہری عوام حنفی ہیں۔

نیز فرماتے ہیں۔

در جمیع بلدان و جمیع اقالیم بادشاہان حنفی اند و قضاۃ اکثر مدرساں و اکثر عوام حنفی۔

(کلمات طیبات ص ۱۷۷)

تمام ملکوں اور شہروں میں حنفی بادشاہ ہیں، اور اکثر مدرسوں کے قاضی اور اکثر عوام حنفی ہیں۔

ان تاریخی حقائق کا اقرار کرنے پر غیر مقلدین کے نواب صدیق حسن خان بھی مجبور ہو گئے کہ ہندوستان کے اکثر لوگ حنفی تھے۔ چنانچہ لکھتے ہیں۔

خلاصہ حال ہندوستان کے مسلمانوں کا یہ ہے کہ جب سے یہاں

اسلام آیا ہے چونکہ اکثر لوگ بادشاہوں کے طریقے اور مذہب کو پسند کرتے ہیں اس وقت سے لے کر آج تک یہ لوگ حنفی مذہب پر قائم رہے اور ہیں اور اسی مذہب کے عالم اور فاضل قاضی اور مفتی اور حاکم ہوتے رہے۔

(ترجمان وھابیہ ص ۱۰)

چنانچہ یہ مردان خدا مست ہندوستان کی فضاؤں کو بارہ سو سال تک نور ہدایت سے منور کرتے رہے۔ یہاں تک کہ ہندوستان میں انگریز کے منحوس قدم آپہنچے، اور فسق و ارتداد کی آندھیاں چلنی شروع ہو گئیں، تو ان آندھیوں میں نئے نئے فرقوں نے جنم لینا شروع کیا، جن میں سے ایک فرقہ غیر مقلدیت کا بھی تھا۔

جب یہ فرقہ وجود میں آیا چنانچہ یہ فرقہ سلف صالحین کے مذہب کو چھوڑ کر بنایا گیا تھا، تو اس نے مسائل بھی عجیب وغریب لکھے۔ (جن میں سے چند مسائل آگے حاشیہ میں ذکر کر دئے جائیں گے)۔ اب جب انہوں نے یہ مسائل لکھے تو ہندوستان میں ایک بھگدڑ مچ گئی کہ یہ کیسا فرقہ ہے جس کے مسائل ایسے گندے ہیں۔ جب انہوں نے یہ دیکھا تو عوام کی توجہ ہٹانے کے لئے فقہ حنفیہ پر اعتراضات شروع کر دئے، اور اس وقت سے لے کر آج تک یہ لوگ اس پراپیگنڈہ میں مصروف ہیں۔

چنانچہ مندرجہ ذیل مناظرہ بھی اس موضوع پر ہوا۔ حیرت تو یہ ہے کہ وہ فرقہ جس کی پیدائش کے دن بھی گنے جا سکتے ہیں وہ اس فقہ پر اعتراضات کرتا ہے جس کو تیرہ سو سال سے مسلمانوں کی دو تہائی تعداد عمل میں لا رہی ہے۔ اور ان کو یہ فقہ نہ قرآن کے خلاف نظر آئی نہ ہی حدیث کے خلاف، قیامت ہے کہ ایک ایسا فرقہ جو ایک ملک تو کجا، ایک شہر تو کجا، ایک انچ زمین بھی فتح کر کے اسلامی حکومت میں شامل نہ کر سکا، وہ اس فقہ کو برا کہتا ہے جس فقہ پر عمل کرنے والے اہل سنت احناف لاشوں کو روندتے ہوئے، خون کی ندیاں عبور کر کے، اپنے سینوں میں مشعل ہدایت روشن کئے، فقہ حنفی کی خوشبو بسائے ہندوستان جو کہ ظلمات بعضها فوق بعض

مصداق تھا اس میں ہدایت کے نور کو پھیلانے پہنچانے اس پر بھی کہا جا سکتا ہے کہ۔

قیام حشر کیوں نہ ہو کہ ایک کلچڑی گنجی

کرے ہے حضور بلبل بستان نوا سنجی

چنانچہ اب مناظرہ پیش کیا جاتا ہے، چنانچہ وقت مناظرہ قلیل ہونے کی وجہ سے بسا اوقات اجمالی حوالہ دے دیا جاتا ہے یا اشارہ کر دیا جاتا ہے، اس لئے حاشیہ میں بعض حوالوں کی نشاندہی کی کوششیں کی ہیں۔ باقی جواب مفصل کیوں نہیں دے سکتے، اس لئے کہ غیر مقلد مناظر تو ۱۰ منٹوں میں ۱۲۰ اعتراضات کر دے گا۔ جب کہ ہر اعتراض کا جواب دینے میں وقت لگتا ہے۔

اس لئے حضرت نور اللہ مرقدہ فرمایا کرتے تھے کہ مناظرہ کا طریقہ یوں ہونا چاہئے کہ ایک اعتراض کیا جائے، پھر اس کا جواب دیا جائے۔ یوں تمام اعتراضات کا جواب ہو سکتا ہے، لیکن جو اوقات کی تعیین کر دی جاتی ہے اس میں مخالف مناظر اپنے وقت میں اعتراضات تو زیادہ کر دیتا ہے جب کہ جواب کے لئے وقت درکار ہوتا ہے، تو اس لئے اجمالی حوالوں کی نشاندہی کی کوشش حاشیہ میں کر دی گئی ہے۔

دعا ہے کہ رب ذوالجلال لامذہبوں کے وساوس سے محفوظ فرمائے۔ (آمین)

(محمد محمود عالم صفدر)

مناظرہ

مولوی شمشاد سلفی۔

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم. اما بعد.

حضرات! ہم جس مقصد کے لئے یہاں اکٹھے ہوئے ہیں وہ پچھلی دس تاریخ کا واقعہ ہے کہ نیازی صاحب نے ایک بات طے کی وہ میں آپ کو پڑھ کر سنا دیتا ہوں، اس کے مطابق گفتگو ہوگی۔

جو موضوع ہے جو میں آپ کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں، پہلے میں اپنے مسلک کے بارے میں آپ کے سامنے وضاحت کروں گا۔ وہ آپ اچھی طرح ذہن نشین کرلیں گے کہ ہم لوگوں کی دعوت کیا ہے۔ ہم لوگ کیا چاہتے ہیں؟۔ ہم لوگوں کے سامنے کونسی دعوت پیش کرتے ہیں۔ میں یا میرے ساتھی قطعی طور پر غیر اللہ کی عبادت کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ اسی طرح ہم غیر رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔

آئمہ کرام کا ادب واحترام ملحوظ رکھتے ہوئے ہم گفتگو کریں گے۔ لیکن یہ بات میں واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ ہمارا مقصد یہ ہے کہ اللہ کی کتاب اور حضور اکرم ﷺ کی حدیث پاک، یعنی وہ دین جو بذریعہ وحی نازل ہوا، وہ ہر قسم کی غلطی، ہر قسم کی لغزش سے پاک، مبرا ہے۔

لیکن اس زمین پر بیٹھ کر جن لوگوں نے دین بنایا، یا دین کی اپنی طرف سے تشریحات کیں، ہم یہ سمجھتے ہیں کہ کیونکہ وہ غیر نبی ہیں اس لئے ان کی بات من وعن تسلیم نہیں کی جاسکتی۔ ان میں ہر قسم کی غلطی کا امکان موجود ہے۔ بلکہ اس قسم کے مسائل موجود ہیں جو امت نے بالاتفاق کہا کہ غلط ہیں۔

پچھلے دنوں جو بات طے ہوئی وہ میں آپ کو پڑھ کر سناتا ہوں اس کے مطابق گفتگو ہوگی۔ کہ میں فقہ حنفیہ کے چند مسائل، پانچ مسائل میں سے ترتیب وار پہلے ایک مسئلہ پیش کروں

کا۔ میں مطالبہ کروں گا کہ آپ کتاب اللہ یا سنت رسول اللہ ﷺ سے ثابت کریں کہ کیا اس طرح مسئلہ جائز ہے۔ یہ مسئلہ اس طرح قرآن وسنت کے مطابق ہے یا ان کے مخالف۔ نہ آپ جذبات میں آئیں۔ فیصلہ لوگوں نے کرنا ہے۔ نہ آپ میری کسی بات پر تلخی کا مظاہرہ کریں، نہ میں آپ کی بات پر۔

میں پہلے کہہ رہا ہوں کہ ہر آدمی ذہن نشین کرلے کہ ہم غیر نبی کی وکالت نہیں کرتے، ہر اس بات کو قبول کریں گے جو کتاب اللہ کے مطابق ہوگی۔ یا حضرت محمد ﷺ سے ثابت ہوگی۔ اس کے علاوہ کسی شخص کی بات کوئی ہو کسی کا نام لینے کی ضرورت نہیں ہے۔ جو بھی آئے گا اگر اس کی بات اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے موافق ہوگی سر آنکھوں پر ہوگی۔ وہ چیز ہمارے لئے ہدایت ہوگی۔ ہم اس کو تسلیم کریں گے، اور اگر وہ بات محمد ﷺ کے مخالف ہوگی تو میں عرض کرتا ہوں کہ تمام مسلمانوں کا اعتقاد ہے کہ اسے کوئی قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہوگا۔

موضوع یہ ہے، فقہ کے پانچ مسائل میں نے ان کو لکھ کر دے دیے، اور یہ کہا کہ فقہ حنفیہ کے مسائل اجتہادیہ خصوصاً حضرت امام ابو حنیفہؒ کے مسائل اجتہادیہ، اکثر کتاب اللہ اور سنت رسول ﷺ کے خلاف ہیں۔

میں نے مثال کے طور پر ان میں سے پانچ مسائل ذکر کیے، اگر آپ کہتے ہیں تو میں پانچوں آپ کو اکٹھے پڑھ کر سنا دیتا ہوں۔ آپ تسلی سے سن لیں۔ اگر آپ کہیں تو میں باری باری ایک ایک مسئلہ پڑھ دیتا ہوں۔ یہ اس کا ثبوت اللہ کی کتاب یا سنت رسول ﷺ سے دے دیں۔

پہلا مسئلہ یہ ہے۔

ومن استاجر امراۃ لیزنیھا فزنی بھا لا یحد فی قول ابی حنیفۃ.

اگر کوئی شخص کرائے پر عورت لے اس لئے کہ اس سے زنا کرے پھر اس نے اس سے زنا

بھی کیا حضرت امام ابو حنیفہؒ کے قول کے مطابق اس شخص پر زنا کی حد نہیں لگے گی۔

دوسرا مسئلہ۔

و کذالک لو تزوج لذات رحم محرم نحو البنت والاخت والام والعمة والخالة وزنى بها لاحد فى قول ابى حنيفه.

اگر کسی شخص نے محرمات ابدیہ سے نکاح کر لیا جیسے بیٹی بہن ماں پھوپھی، خالہ اور اس سے نکاح کرنے کے بعد منہ کالا بھی کر لیا کہتے ہیں حضرت امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک حد نہیں لگے گی (1)۔

(1)۔ جب علمائے احناف نے غیر مقلدین کے بے ہودہ مسائل مثلاً اگر کوئی آدمی اپنی بیوی کا غیر فطری مقام استعمال کرے تو اس پر (حد یا تعزیر تو کجا) انکار تک جائز نہیں۔

اور مثلاً زید نے ایک عورت سے زنا کیا اس زنا سے لڑکی پیدا ہوئی تو زید خود اپنی اس بیٹی سے نکاح کر سکتا ہے۔ (عرف الجادی ص ۱۰۹)

پر ان سے قرآن و حدیث سے دلیل پیش کرنے کا مطالبہ کیا تو کھسیانی بلی کھمبا نوچے کے تحت، علمائے احناف سے تو منہ چھپانے لگے کہ وہ ان گندے مسائل پر دلیل کا مطالبہ کر دیتے ہیں اور حنفی عوام میں شبہات پھیلانے شروع کر دیئے کہ حنفی مذہب میں بھی بیٹی اور دیگر محرمات سے نکاح جائز ہے۔

اس پر احناف نے جواب دیا کہ یہ سفید نہیں بلکہ سیاہ جھوٹ ہے۔ ہماری فقہ کی کتابوں میں لکھا ہوا ہے کہ محرمات ابدیہ سے نکاح جائز نہیں، بلکہ فتح القدیر میں تو یہاں تک لکھا ہوا ہے کہ اگر کوئی شخص صرف یہ کہے کہ ماں بہن سے نکاح جائز ہے وہ کافر اور مرتد اور واجب القتل ہے۔ جب وہ حنفیوں کے اس جواب سے عاجز آ گئے تو یہ فرقہ ذمیت تو

تیسرا مسئلہ۔

ولو نظر المصلی علی المصحف و تلا بطت صلوۃ ولا الی فرج امراۃ بشھوۃ۔ (۱)

ہے ہی پیشتر ابدل کر دوسرا شبہ ڈال دیا کہ نکاح تو جائز نہیں ہاں اگر نکاح کر کے صحبت کر لی تو اس پر حد نہیں۔ حالانکہ یہ بھی احناف پر افتراء ہے۔ حد نہ ہونے کا مطلب یہ تو نہیں کہ اس پر کوئی سزا ہی نہیں بلکہ اس پر تعزیر ہے۔ چنانچہ لکھا ہے۔

یوجع عقوبۃ (عالمگیری ص ۱۴۸ ج ۲)

اور تعزیر بھی قتل تک ہے۔

ویکون التعزیر بالقتل کمن وجد رجل مع امراۃ لا تحل لہ۔

(ردمحتار ص ۱۷۹ ج ۳)

اور تعزیر قتل کے ساتھ ہو گی اور مثل اس شخص کے جس کو ایسی عورت کے ساتھ پایا جو اس کے لئے حلال نہیں۔

(۱)۔ ارتداد و لامذہبیت کی آندھیوں میں جب یہ فرقہ پیدا ہوا تو شہوانی خواہشات کو بھی عروج مل گیا اور انہوں نے شہوانی قسم کے افراد کو اپنی فرقی (فرقے کی تصغیر) میں داخل کرنے کے لئے فتوی دیا۔

در نماز عورتش نمایاں شد نمازش صحیح باشد۔ (عرف الجادی ص ۲۲)

ترجمہ۔ پوری نماز میں جس کی شرمگاہ ننگی رہی اس کی نماز صحیح ہوتی ہے۔

اب چاہے کہ عورت تنہا ننگی نماز پڑھے یا دوسری عورتوں کے ساتھ، سب ننگی نماز پڑھیں یا اپنے باپ، بھائی، بیٹے، ماموں، چچا کے ساتھ مادر زاد ننگی نماز پڑھے تو بھی نماز صحیح ہے۔

یہ میں اپنی طرف سے نہیں لکھ رہا بلکہ بدور الاھلہ میں نواب صدیق حسن خان صاحب نے لکھا۔

اگر کسی نمازی نے نماز کی حالت میں قرآن پاک دیکھا اور کچھ پڑھ بھی لیا تو اس کی نماز

اما آنکہ نماز زن اگر چہ تنہا باشد یا بازناں یا با شوہر یا با دیگر محارم باشد بے ستر تمام عورت صحیح نیست پس غیر مسلم ست۔

اور یہ تمام مسائل اس وقت ہیں جب کپڑا موجود ہو۔

چنانچہ علامہ وحید الزمان صاحب لکھتے۔

لو صلی عریاناً ومعه ثوب صحت صلوته (نزل الابرار ص ٦٥)

جب یہ مسائل شہوانی قسم کے لوگوں کے سامنے آئے تو انہوں نے کہا کہ لذت تب آئے گی جب دیکھنا بھی جائز ہو، انہوں نے فوراً ان کی خواہش پوری کرتے ہوئے لکھ دیا۔

ہمچنیں دلیلے بر کراهت نظر در باطن فرج نیامدہ (بدور الاھلہ ص ۱۷۵)

عورت کی شرمگاہ میں جھانکنا بالکل مکروہ نہیں۔

اب چونکہ غیر مقلد مردوں اور عورتوں نے ننگے نماز پڑھنی تھی تو دل بے تاب نے ایک اور مطالبہ کر دیا کہ ان رانوں اور چوتڑوں سے فائدہ اٹھانا چاہئے، چنانچہ یہ خواہش بھی پوری کر دی گئی۔

در جواز استمتاع از فخذین وظاہر الیتین وغو آں خود ہیچ شک وشبہ نہ باشد وسنہ صحیح بداں وارد گشتہ (بدور الاھلہ ص ۱۷۵)

رانوں سے فائدہ اٹھانا بے شک وشبہ جائز ہے بلکہ سنت صحیحہ سے ثابت ہے۔

اب جب یہ مسائل لوگوں کے سامنے آئے تو انگلیاں اٹھنی شروع ہو گئیں کہ شیعہ تو کبھی کبھی متعہ کرتے ہیں، یہ اس بے حیائی کے کام کو ہر وقت کر رہے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے پینترا بدلا اور کہا کہ تمہاری فقہ میں بھی تو لکھا ہے کہ قرآن دیکھ کر نماز میں پڑھنا جائز نہیں اس سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ مگر نماز میں عورت کی شرمگاہ دیکھنا جائز ہے۔ تو تمہاری فقہ بھی قرآن کے خلاف ہے۔ حالانکہ ہمارے ہاں نماز میں قرآن

باطل ہو جائے گی۔لیکن اگر کسی عورت کی شرمگاہ کی طرف دیکھ لیا تو اس کی نماز باطل نہیں ہو گی۔

پڑھنا فرض ہے۔ اگر مقدار فرض قرأت بھی نہ پڑھی تو نماز باطل ہو جائے گی۔ ہاں البتہ قرآن ہاتھ میں اٹھانا اس کے اوراق کو الٹ پلٹ کرنا مستقل اس پر نظر جمائے رکھنا ایسے افعال ہیں جن کا نماز سے تعلق نہیں ہے۔اور نہ ہی آنحضرت ﷺ نے ان میں سے کوئی فعل کیا اور یہ سب باتیں عمل کثیر ہیں۔ اور ایسا فعل جو عمل کثیر ہو اس کا تعلق نماز سے بھی نہ ہو تو اس کو کرنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے (ہدایہ)

آنحضرت ﷺ کے پاس ایک ایسا آدمی آیا جس کو قرآن یاد نہ تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا نماز میں حمد و ثنا پڑھ لیا کرو۔ اب آپ ﷺ نے اس کو قرآن دیکھ کر پڑھنے کی اجازت نہ دی۔ اگر اس کی گنجائش ہوتی تو آپ ﷺ اس کو ضرور اجازت مرحمت فرماتے۔

اسی طرح حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

نهانا امير المؤمنين ان نؤم الناس في المصحف (كنز العمال ص ٢٤٦ ج ٤)

ترجمہ۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں منع فرمایا کہ ہم امام بن کر قرآن پاک دیکھ کر نماز میں پڑھیں۔

معلوم ہوا کہ احناف کا یہ مسئلہ حدیث رسول ﷺ اور خلیفہ راشد سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے فرمان کے مطابق ہے۔

باقی رہا عورت کو دیکھنا، یہ بات فقہ میں کہیں بھی نہیں لکھی کہ نماز پڑھتے ہوئے عورت کی شرمگاہ کو دیکھنا جائز ہے۔البتہ احادیث اس بارے میں مختلف آئی ہیں۔

حدثنا ابو بكرة بن ابى شيبه قال نا اسماعيل بن علية ح و حدثنى زهير بن حرب قال نا اسماعيل ابن ابراهيم عن يونس عن حميد

چوتھا مسئلہ۔

اگر کسی شخص کو نکسیر پھوٹ پڑے اور وہ سورۃ فاتحہ اپنی پیشانی پر خون سے لکھ لے تو ...

بن هلال عن عبدالله بن الصامت عن ابى ذر قال قال رسول الله ﷺ اذا قام احدكم يصلى فانه يستره اذا كان بين يديه مثل اخرة الرحل فاذا لم يكن بين يديه مثل آخرة الرحل فانه يقطع صلوته الحمار والمرأة والكلب الاسود قلت يا اباذر ما بال الكلب الاسود من الكلب الاحمر من الكلب الاصفر قال يا ابن اخى سالت رسول الله ﷺ كما سألتنى فقال الكلب الاسود شيطان. (مسلم ص۱۹۷ ج۱)

ترجمہ سند کے بعد۔ حضرت ابوذر ؓ سے منقول ہے انہوں نے فرمایا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب تم میں سے کوئی نماز کی لئے کھڑا ہو تو اس کے لئے سترا بن جائے گا جب اس کے سامنے کجاوے کی پالان کی لکڑی کی مثل ہو، اور اگر اس کے سامنے کجاوے کے پالان کی مثل لکڑی نہ ہو تو اس کی نماز کو گدھا، عورت اور سیاہ کتا توڑ دے گا۔

حضرت عبداللہ بن الصامت ؓ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوذر ؓ کو عرض کیا کیا حال ہے سیاہ کتے کا سرخ اور زرد کتے سے (یعنی سیاہ کتے کی سرخ اور زرد کتے سے تخصیص کی کیا وجہ ہے) فرمایا اے میرے بھتیجے میں نے بھی رسول اللہ ﷺ سے یہی سوال کیا تھا جیسا کہ تو نے مجھ سے سوال کیا ہے۔ پس آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ سیاہ کتا شیطان ہے۔

حدثنا ابو بكر بن خلاد الباهلى ثنا يحى بن سعيد ثنا شعبة ثنا قتادة ثنا جابر عن ابن عباس عن النبى ﷺ قال يقطع الصلوة الكلب الاسود، والمرأة الحائض. (ابن ماجه ص٦٧)

حاصل کرنے کے لئے جائز ہے، اگر پیشاب سے بھی لکھ لے اگر اس کو شفاء کا یقین ہو تو جائز ہے۔

حضرت ابن عباس ﷺ سے مروی ہے کہ وہ نبی اقدس ﷺ سے نقل فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ حائضہ عورت اور کالا کتا نماز کو توڑ دیتا ہے۔ (یعنی یہ اگر نمازی کے آگے سے گزریں تو نماز ٹوٹ جاتی ہے۔)

حدثنا مسدد ثنا یحی عن شعبة ثنا قتادة قال سمعت جابر بن زید یحدث عن ابن عباس رفعه شعبة قال یقطع الصلوۃ المرأة الحائض والکلب. (ابو داؤد ص ۱۰۲)

ترجمہ۔ حضرت ابن عباس ﷺ سے منقول ہے شعبہ نے اس حدیث کو مرفوع بیان کیا ہے، فرمایا حائضہ عورت اور کتا نماز کو توڑ دیتا ہے۔ (یعنی یہ اگر نمازی کے سامنے سے گزر جائیں تو نماز ٹوٹ جاتی ہے)

حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة وعمرو الناقد وزهیر بن حرب قالوا نا سفیان بن عیینة عن الزهری عن عروة عن عائشة ان النبی ﷺ کان یصلی من اللیل انا معترضة بینه و بین القبلة کاعتراض الجنازة. (مسلم ص ۱۹۷ ج ۱)

ترجمہ۔ حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ نبی اقدس ﷺ رات کو نماز پڑھتے تھے میں آپ ﷺ اور قبلہ کے درمیان ایسے لیٹی ہوئی ہوتی تھی جیسے جنازہ رکھا جاتا ہے۔ یعنی سامنے لیٹی ہوئی ہوتی تھی۔

حدثنا اسمٰعیل قال حدثنی مالک عن ابی النضر مولی عمر بن عبیداللہ عن ابی سلمة بن عبد الرحمن عن عائشة زوج النبی ﷺ انها قالت کنت انام بین یدی رسول اللہ ﷺ ورجلای فی

پانچواں مسئلہ۔

واذا اصبت النجاسۃ. کہ اگر کسی شخص کے جسم کے بعض حصے پر نجاست لگ جا۔

قبلتہ فاذا سجد غمزنی فقبضت رجلی واذا قام بسطتھا قالت والبیوت یومئذ لیس فیھا مصابیح . (بخاری ص ۵٦ ج ۱)

ترجمہ حضرت عائشہ جو کہ آپ ﷺ کی بیوی ہیں سے مروی ہے انہوں نے فرمایا میں آپ ﷺ کے سامنے سوئی ہوئی ہوتی تھی اور پس جب آپ سجدہ فرماتے تو مجھے اشارہ فرماتے تو میں اپنی ٹانگوں کو اکٹھا کر لیتی تھی اور جب آپ ﷺ کھڑے ہو جاتے تو میں ان کو پھیلا لیتی اور ان دنوں گھر میں چراغ نہیں ہوتے تھے۔

اب یہ چاروں احادیث صحیح ہیں اور آپس میں متعارض ہیں ۔ اب علمائے احناف نے اس میں تطبیق دی اور فرمایا کہ نماز تو نہیں ٹوٹے گی لیکن نماز کا خشوع باطل ہو جائے گا ۔ جب احناف کے نزدیک اگر عورت کپڑے پہن کر نمازی کے سامنے سے گزرے تو نمازی کا خشوع باطل ہو جاتا ہے تو احناف سے نماز میں عورت کی شرمگاہ دیکھنے کی اجازت کیسے متصور ہو سکتی ہے۔ احناف کے نزدیک تو نماز میں کسی مرد یا عورت کے چہرے کی توجہ رکھنا بھی مکروہ ہے۔ چنانچہ عالمگیری میں لکھا ہے۔

ولو صلی الی وجہ الانسان یکرہ (عالمگیری ص ۱۰۸ ج ۱)

تو احناف کے نزدیک شرمگاہ کا دیکھنا کیسے جائز ہوگا ۔ البتہ یہ ایک الگ بات ہے کہ کسی نمازی کے سامنے سے کوئی ننگا گزرے اور اس کی نظر پڑ جائے تو اس کی نماز ہوگی یا نہیں ؟ ۔ تو احناف نے احادیث میں دیکھا تو ان کو عمرو بن سلمہ کی روایت نسائی شریف میں مل گئی وہ روایت یہ ہے۔

اگر وہ اس کو زبان سے چاٹ لے تو وہ پاک ہو جائے گا[1]۔

عن عمرو بن سلمة قال لما رجع قومی من عند النبی ﷺ قال انه قال ليؤمكم اكثركم قراءة للقرآن قال فدعونی فعلمونی الركوع والسجود فكنت اصلی بهم وكانت علی بردة مفتوقة فكانو يقولون لابی الا تغطی عنا است ابنک. (نسائی ص ۱۲۵ ج ۱)

ترجمہ۔ حضرت عمر بن سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت فرمایا جب میری قوم حضور ﷺ سے ہو کر واپس آئی تو انہوں نے کہا کہ آپ ﷺ نے فرمایا ہے جو تم میں سے قرآن کا زیادہ قاری ہو وہ امامت کروائے۔ حضرت سلمہ فرماتے ہیں پس انہوں نے مجھے بلایا اور مجھے رکوع سجدہ سکھایا۔ پس میں ان کو امامت کرواتا تھا اور مجھ پر ایک پھٹی ہوئی چادر تھی پس لوگوں نے میرے والد کو کہا کیا تو اپنے بیٹے کی شرمگاہ نہیں ڈھانپتا۔

اب کسی حدیث میں یہ مذکور نہیں ہے کہ ان لوگوں کو جنہوں نے عمر بن سلمہ کے پیچھے نماز پڑھی تھی ان کو نماز لوٹانے کا حکم دیا گیا ہو۔ اور نہ ہی کسی محدث نے اس حدیث پر یہ باب باندھا ہے کہ نماز میں شرمگاہ کے دیکھنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ نماز نہیں ٹوٹتی۔ اب نماز نہ ٹوٹنا اور بات ہے اور خود کسی کو سامنے کھڑا کرنا اور بات ہے۔ جیسے کتا اگر نمازی کے سامنے سے گزر جائے تو نماز نہیں ٹوٹتی۔ اب کوئی اگر یہ کہے کہ کتا سامنے باندھ کر نماز پڑھنا جائز ہے۔ یہی دھوکہ غیر مقلدین نے فقہ کے مذکورہ مسئلے کے ساتھ کیا ہے۔

(۱)۔ مشہور ہے کہ کوا جب بھی گرے گا تو پاخانے پر ہی گرے گا۔ پھلوں پر گرنا اس کی قسمت میں کہاں۔ یہی حساب اس نوزائیدہ فرقے کا ہے۔ کہ جب بھی گرے تو نجاست پر گرے اور گرے بھی اس نجاست کو پاک اور حلال کہتے

مولانا محمد امین صفدر صاحب۔

الحمدللہ و کفٰی و الصلوٰۃ و السلام علی عبادہ الذین

ہوئے۔ سارے مسلمان کافر غیر کتابی کے ذبیحہ کو نجس اور مردار قرار دیتے تھے اور انہوں نے پیدا ہوتے ہی مردار خوری شروع کر دی اور فتویٰ دیا کہ یہ حلال ہے۔ چنانچہ عرف الجادی میں لکھا ہے۔

وذبائح اہل الکتاب ودیگر کفار نزد وجود ذبح بر بسملہ یا نزد اکل آں حلال است حرام ونجس نیست۔ (عرف الجادی ص ۱۰)

اہل کتاب اور دوسرے کفار کے ذبائح جبکہ ان کے ذبح کے وقت بسم اللہ پڑھ لی جائے یا کھاتے وقت، حلال ہے۔ حرام اور نجس نہیں ہے۔

نیز لکھتا ہے۔

ایں نص است بر حلت ذبیحہ کافر و عدم اشتراط اسلام در ذابح خواہ ذمی باشد یا غیر۔

(عرف الجادی ص ۲۳۹)

ترجمہ۔ اور یہ کافر کے ذبیحہ کی حلت پر نص ہے اور ذبح کرنے والے میں اسلام کی شرط نہ ہونے پر خواہ وہ ذمی ہو یا اسکا غیر۔

اسی طرح منی کو پاک کہا اور ایک قول میں کھانا بھی جائز قرار دیا۔

(فقہ محمدیہ ص ۴۶ ج ۱)

اب یہ انہی کو معلوم ہوگا کہ گرمیوں میں کیسے استعمال کرتے ہیں سردیوں میں کیسے۔ پھر گرمیوں میں کسٹرڈ بناتے ہیں یا قلفیاں جماتے ہیں۔ تمام مسلمان خمر کو ناجائز کہتے تھے اس فرقے نے اعلان کر دیا۔

الخمر طاهر.

(کنز الحقائق)

بلکہ اس کو استعمال کرنے کا نسخہ بھی بتا دیا۔ کہ اگر خمر سے آٹا گوندھ کر روٹی پکا

اصطفیٰ امابعد۔

میرے دوستو اور بزرگو۔ بنیادی اختلاف یہ ہے کہ مسلک حنفی جو خیر القرون میں مدون

لی جائے تو وہ روٹی کھانی جائز ہے۔

(نزل الابرار ص ۵۰ ج ۱)

اور وجہ یہ بتائی کہ شراب جل جاتی ہے۔ ہم عرض کرتے ہیں کہ اگر پیشاب میں آٹا گوندھ کر روٹی پکالی تو کیا وہ بھی کھانی جائز ہے۔ یہ چند نمونے تو مشتے از خروارے کے طور پر پیش کیے ہیں۔

خلاصہ یہ کہ جب اس فرقے نے نجاست خوری شروع کی تو اس نجاست نے اپنا اثر تو دکھانا ہی تھا چنانچہ فقہاء کو گالیاں دینا شروع کر دیں۔ اور فقہ کے خلاف شور مچا دیا کہ ان کے ہاں نجاست چاٹنا جائز ہے۔ حالانکہ یہ فقہ پر ایسا افترا ہے کہ آج تک ایسا افترا کسی غیر مسلم نے بھی فقہ پر نہیں بولا۔ کیونکہ بہشتی زیور میں لکھا ہے کہ۔

نجاست چاٹنا منع ہے۔

(بہشتی زیور ص ۵ ج ۲)

اب جو مسئلہ انہوں نے بگاڑا وہ در اصل یہ ہے کہ جیسے جاہل عورتوں کی عادت ہوتی ہے۔ کہ کپڑا سی رہی تھیں انگلی میں سوئی لگ گئی اور تھوڑا سا خون نکل آیا اب اس عورت نے بجائے پانی سے دھونے کے دو تین مرتبہ چاٹ کر تھوک دیا۔ اب یہ جو اس نے خون کو چاٹا تو گناہ ہے، لیکن کیا اس بار بار چاٹ کر تھوک دینے سے جبکہ خون کا نشان باقی نہ رہا تو انگلی اور منہ پاک سمجھے جائیں گے یا ناپاک؟۔

تو فقہ نے بتا دیا کہ اگر چہ چاٹنا گناہ ہے لیکن خون کا اثر باقی نہ رہنے کی وجہ سے انگلی اور منہ پاک ہو گئے۔

ہاں اگر ان کے پاس کوئی ایسی حدیث ہو کہ جس میں لکھا ہو کہ خون کا اثر باقی

ہوا ہے اس کی غلطیاں نکالنے کے لئے وہ فرقہ کھڑا ہوا ہے جو انگریز کے دور میں پیدا ہوا ہے۔
یہ میرے پاس نقوش ابوالوفاء مولوی ثناء اللہ امرتسری کی سوانح عمری موجود ہے، اس میں ہے۔ ہندوستان میں عمل بالحدیث کس طرح جاری ہوا ۱۸۶۰ء میں انگریز کے ملازم محمد یوسف نے اس کی ابتدا کی (۱)۔

ندر ہنے کے بعد انگلی اور منہ ناپاک ہے۔

چشم ما روشن دل ما شاد

ہم اس حدیث کو سر آنکھوں پر رکھ کر فقہ کا یہ مسئلہ چھوڑ دیں گے۔ لیکن۔

بسیار آرزو خاک شدہ

غیر مقلد قیامت تک ایسی حدیث پیش کرنے سے عاجز ہیں، البتہ یہ ایک علیحدہ بات ہے کہ ہمارے نزدیک تو خون ناپاک ہے انگلی اور منہ سے اس کا اثر ختم ہوا تو یہ پاک ہوئی، لیکن غیر مقلدین کے نزدیک تو حیض کے خون کے علاوہ باقی سارے خون پاک ہیں۔

(کنز الحقائق ص ۱۶، تیسیر الباری ص ۲۰۶ ج ۱، بدور الاھلہ ص ۱۸، عرف الجادی ص ۱۰، نزل الابرار ص ۴۹ ج ۱)

چنانچہ اگر غیر مقلد مرد یا عورت انگلی خون میں لت پت کر کے منہ میں رکھے رہے، نہ منہ ناپاک نہ انگلی، کیونکہ پاک چیز ہی انگلی کو لگی اور پاک چیز ہی منہ میں رکھی۔

(۱)۔ چنانچہ نقوش ابوالوفاء میں ان کے مولوی ابویحیٰی امام خان نوشہروی لکھتے ہیں، ہندوستان میں عمل بالحدیث کس طرح جاری ہوا (از محمد یوسف صاحب پشنر) ۱۸۶۰ء کا واقعہ ہے کہ میری عمر تخمیناً بیس برس تھی۔ میں امرتسر میں کتب فروشی کرتا تھا کہ میرے پاس مظاہر حق بھی آئی میں نے اس میں رفع یدین کی حدیث دیکھی، تو اپنے استاد ابوعبداللہ مولوی غلام علی صاحب مرحوم امرتسری کی خدمت میں پیش کی۔ مولوی صاحب چونکہ ان دنوں حنفی تھے۔ اس لئے انہوں نے جواب دیا

یہ میرے پاس فتاوٰی علمائے حدیث موجود ہے۔ اس میں مولانا عبد الواحد غزنوی

یہ حدیث شافعیوں کی ہے۔ امام شافعیؒ نے اس کو لیا ہے، ہمارے امام اعظمؒ نے اس کو قبول نہیں کیا۔ (مگر بعد میں اہل حدیث ہو گئے) میں نے کہا حدیث رسول اللہ ﷺ کی ہے یا نہیں؟۔ کیا رسول خدا ﷺ نے یہ تقسیم کی ہے؟۔ مولوی صاحب نے کہا حدیث تو رسول اللہ ﷺ کی ہے، مگر ہمارے امام کا اس پر عمل نہیں۔

یہی جواب میرے دوست شیخ محی الدین لاہوری نے دیا۔ مگر میری تسلی اس سے نہ ہوئی تھی، میں برابر مولوی غلام رسول صاحب کی مسجد میں رفع یدین کرتا رہا۔ ایک دفعہ مولوی صاحب موصوف نے مجھ کو اپنی مسجد سے نکال دیا۔ انہی دنوں امرتسر میں مولوی عبداللہ مرحوم سوڑیاں والے اور مولوی عبداللہ نکوڑی اور سید حسین شاہ بٹالہ والے آئے تھے۔ میں نے ان کے پیچھے نماز پڑھی میں نے آمین بالجہر کہی۔ انہوں نے بھی مجھے منع کیا تو میں نے حدیث ان کے سامنے پیش کی۔ تو انہوں نے بھی وہی جواب دیا جو میرے استاد مولوی غلام علی صاحب نے دیا تھا، کہ اس حدیث پر امام شافعیؒ کا عمل ہے، ہمارے امام صاحب کا اس پر عمل نہیں۔ میں نے کہا یہ حکم بھی رسول اللہ ﷺ کا ہے کہ امام شافعیؒ عمل کریں اور امام اعظمؒ نہ کرے۔ انہوں نے مجھ سے پوچھا تو کس کا شاگرد ہے۔ میں نے کہا میں مولوی غلام علی صاحب کا شاگرد ہوں۔ بولے افسوس وہ تو حنفی تھے وہ کیوں لا مذہب ہو گئے۔ پھر تینوں صاحب غصے میں مولوی صاحب موصوف کی مسجد میں پہنچے پوچھا آپ نے اس لڑکے کو کیا سکھایا ہے؟۔ مولوی صاحب موصوف نے کہا میں نے تو اس لڑکے کو مسجد سے نکلوا دیا ہے، یہ میری نہیں سنتا۔ مگر تینوں صاحب اس پر مصر رہے کہ نہیں آپ ہی نے اس کو سکھایا ہے۔ تینوں کے اصرار کرنے پر مولوی صاحب ممدوح بھی میری طرف ہو گئے۔ کہ اچھا اس کی یہ دلیل ہے تو آپ لوگ اس کا جواب دیں۔ جواب میں انہوں نے وہی کہا جو مولوی صاحب خود فرمایا کرتے تھے۔ مولوی صاحب نے اس جواب کو توڑا

فرماتے ہیں۔

کہ ہمارے اس دور میں ایک ایسا فرقہ پیدا ہوا ہے جو اپنے آپ کو

توان کو یقین ہو گیا کہ واقعی مولوی صاحب کی تعلیم ہے۔ ادھر خدا نے مولوی صاحب کے قلب مبارک پر یہ اثر کیا کہ انہوں نے بھی رفع یدین اور آمین بالجہر شروع کر دی۔ کیونکہ مولوی صاحب موصوف گو میرے ساتھ سختی کرتے تھے لیکن ان مسائل کے متعلق کتابوں کی تحقیق کرتے رہتے تھے۔ آخر جو وقت خدا کے علم میں اس کام کے اجراء کا تھا وہ آ گیا تو مولوی صاحب نے اعلانیہ عمل بالحدیث شروع کر دیا۔ بس پھر کیا تھا شہر امرتسر میں ایک عام شور مچ گیا مگر مولوی صاحب اس تمام شورش میں مستقل مزاج رہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آج امرتسر میں ہزاروں آدمی عمل بالحدیث کر رہے ہیں۔ امرتسر میں گل کھلا کر میں اپنے وطن مظفر گڑھ میں شادی کروانے چلا گیا، ریل نہ ہونے کی وجہ سے کئی دنوں کا سفر تھا۔ راستے میں یہی طریق رہا جہاں نماز پڑھی آمین بالجہر کی اور شورش ہوئی، خدا خدا کر کے اپنے وطن حسین پور ضلع مظفر گڑھ پہنچے وہاں بھی اپنے قصبہ حسین پور میں آمین بالجہر کہی تو عام شورش ہوئی، یہاں تک کہ میرے سسرال والوں نے نکاح دینے سے انکار کر دیا۔ مگر اللہ مسبب الاسباب نے میرے لئے ایک عجیب سبب بنایا کہ مولوی مظفر حسین صاحب مرحوم کاندھلوی تک جب یہ خبر پہنچی تو انہوں نے کہا کہ کیوں اس لڑکے پر خفا ہوتے ہو، اس نے کوئی برا کام نہیں کیا۔ یہ تو سنت ہے۔ ان کے مریدوں نے کہا آپ کیوں نہیں کرتے؟۔ مولوی صاحب نے کہا تم لوگوں کی شورش سے ڈر کر نہیں کرتا، تہجد میں کرتا ہوں۔ مولوی کے اتنا فرمانے سے میرا نکاح بھی ہو گیا۔ اور فتنہ بھی فروع ہوا، اس کے بعد میں دہلی گیا وہاں بھی آمین بالجہر کرنے پر شور برپا ہوا میں نے نواب قطب الدین مرحوم کی مسجد میں جا کر عمل بالحدیث کیا تو نواب صاحب خفا ہوئے۔ میں نے کہا آپ کی کتاب مظاہر حق سے تو یہی ہدایت ہوئی اور آپ ہی منع کرتے ہیں۔ مگر نواب

حدیث پر عمل کرنے کا دعویدار کہتا ہے، لیکن اتباع حدیث سے وہ لوگ بہت

صاحب یہی فرماتے رہے کہ یہاں مت آیا کرو لیکن ایک جوش جوانی دوسرا جوش عشق کون رکے۔ آخر میں نے اپنے ساتھ چند آدمی ملا لئے اور متفق ہو کر نواب صاحب کی مسجد میں گئے کسی مصلحت سے نواب صاحب بھی خاموش رہے، بلکہ فرمایا اچھا ہم نہیں منع کرتے۔حضرت میاں صاحب مرحوم بھی ان دنوں عمل بالحدیث نہیں کرتے تھے،اس لئے مولوی عبدالرب صاحب نے بڑی سختی سے میری تردید کی اور بطور طعنے کے کہا اگر یہ سنت ہے تو مولوی نذیر حسین صاحب کیوں نہیں کرتے؟۔ یہ سن کر میں حضرت میاں صاحب کی خدمت میں گیا میں نے جا کر عرض کیا یا تو یہ فرمایئے یہ فعل سنت نہیں یا پھر خود کیجئے۔ علماء ہم کو طعنے دیتے ہیں یہ سن کر میاں صاحب نے فرمایا اچھا ہم بھی کریں گے۔چنانچہ انہوں نے بھی عمل بالحدیث شروع کر دیا بس پھر تو کیا تھا، کہ حضرت میاں صاحب کا سلسلہ شاگردی تو بڑا وسیع تھا اس لئے دور دور تک اثر پہنچ گیا۔ دہلی میں یہ رنگ دیکھ کر میں امرتسر آیا ملازمت کے طبقے میں داخل ہوا، اس عرصے میں حضرت مولوی عبداللہ صاحب غزنوی امرتسر تشریف لائے ان کے اثر صحبت سے عمل بالحدیث کو بہت ترقی ہوئی۔"

آپ حضرات نے اس بات کا اندازہ لگا لیا ہوگا کہ رفع یدین اور آمین بالجہر جس پر غیر مقلدین حضرات اس قدر شور وغوغا کرتے ہیں وہ آج سے ڈیڑھ سو سال قبل پاک وہند کے مسلمانوں میں کس قدر اجنبی تھی، اگر یہ واقعی سنت ہوتی تو کیا برصغیر میں بسنے والے کروڑوں مسلمان اس سے ناآشنا ہوتے؟۔ مسلمانوں کے اس شور کرنے سے یہ معلوم ہوا کہ ان کے نزدیک رفع یدین اور آمین بالجہر اس طرح اجنبی تھی جس طرح ایک آدمی نماز شروع کر کے ہاتھ سر پر باندلے،تو دیکھنے والے مسلمان یقیناً اس کو عجیب سمجھیں گے۔ اور یقیناً یہ حضرات مسلم شریف کی اس حدیث کا مصداق ہیں کہ حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں،

دور ہیں، اور انہوں نے شریعت کی بنیادیں ہلا دی ہیں، اور اللہ کے دین کو برباد کر کے رکھ دیا ہے۔

یہ میرے پاس الارشاد ہے، اس میں ان کا مورخ ۱۹۰۰ء میں لکھتا ہے۔

کہ کچھ عرصہ سے ہندوستان سے ایک غیر مانوس مذہب کے لوگ دیکھنے میں آرہے ہیں پچھلے زمانے میں شاذ و نادر ہی کہیں اس خیال کے لوگ پیدا ہوئے ہوں تو ہوں لیکن اب تھوڑے دنوں سے ان کا نام سنا ہے۔ وہ اپنے آپ کو محمدی، اہل حدیث یا موحد کہتے ہیں لیکن فریق مخالف ان کا نام غیر مقلدین، وہابی اور لا مذہب رکھتا ہے (۱)۔

قال رسول اللہ ﷺ یکون فی آخر الزمان دجالون کذابون یاتونکم من الاحادیث بما لم تسمعوا انتم ولا آباؤکم فایاکم وایاہم لا یضلونکم ولا یفتنونکم۔ (مشکوۃ ص ۲۸)

ترجمہ۔ حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا آخری زمانے میں دجال اور کذاب آئیں گے اور وہ تمہارے پاس ایسی احادیث لائیں گے جن کو تم نے اور تمہارے آباء نے کسی نے بھی کبھی نہ سنا ہوگا، پس ان سے بچ کر رہنا اور دور رہنا تاکہ تمہیں وہ گمراہ نہ کر دیں اور فتنے میں نہ ڈال دیں۔

چنانچہ غیر مقلدین بھی حنفی عوام کے پاس ایسی احادیث لاتے ہیں جن کو احناف کے آباؤ اجداد نے نہیں سنا ہوا ہوتا ہے، اور ان پر نہ کبھی انہوں نے عمل کیا ہوتا ہے۔ حق تعالیٰ ان دجالوں اور فتانوں سے محفوظ فرمائے۔ آمین۔

(۱)۔ غیر مقلدین کے مشہور محدث و مؤرخ مولانا محمد شاہجہان پوری نے ۱۹۰۰ء/۱۳۱۹ھ میں "الارشاد الی سبیل الرشاد" کتاب لکھی۔ اس میں لکھتا ہے کچھ عرصے سے غیر معروف مذہب کے لوگ دیکھنے میں آرہے ہیں، جس سے لوگ بالکل ناآشنا ہیں پچھلے زمانے میں شاذ و نادر اس خیال کے لوگ کہیں ہوں تو ہوں، بلکہ ان کا نام بھی

مسلمان کی شہادت مقبول ہوتی ہے یا مردود؟۔ مقبول ہوتی ہے۔ اور یہ ایک شہادت ہے۔ اور یہ مسئلہ تاریخی ہے کہ انگریز نے اس فرقے کو اس لئے کھڑا کیا کہ خیر القرون سے جو مسلک چلا آ رہا ہے اس کو غلط ثابت کیا جائے۔

مولوی شمشاد سلفی نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ ہم غیر نبی کوئی بھی ہو اس کو غلطی سے خالی نہیں سمجھتے۔ صرف اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کی بات کو مانتے ہیں اس لئے اس دعوے کا اثبات تو یہی ہے کہ مولانا کسی حدیث کو پیش نہیں کر سکتے جو کسی امتی کی لکھی ہوئی ہو۔ کیونکہ وہ غلطی سے پاک نہیں ہے۔ ایک حدیث بھی ایسی پیش نہ کرے جس کے راوی امتی ہوں۔ کیونکہ وہ غلطی سے پاک نہیں ہیں۔ جب سارے انسان خطا کار ہیں تو تم نے محدثین کو خطا کار کہا۔ کیونکہ یہ لوگ نبی نہیں ہیں۔

فقہ حنفی نے بارہ لاکھ نوے ہزار مسائل لکھے، مولوی شمشاد سلفی نے پانچ مسئلے آپ کے سامنے پڑھے اور ایک مسئلہ بھی صحیح نہیں پڑھا۔

سنئے امام ابو حنیفہؒ کی طرف یہ نسبت کی کہ اگر کرائے پر عورت لے کر اس سے زنا کرے تو اس پر کوئی حد نہیں ہے۔ امام ابو حنیفہؒ کا وصال ۱۵۰ھ میں ہوا ۱۵۰ھ سے انگریز کے اس ملک میں آنے تک کسی نے اس مسئلے پر اعتراض نہیں کیا۔

جب یہ فرقہ پیدا ہوا انہوں نے فتویٰ دیا کہ متعہ جائز ہے، کرائے پر عورت لے کر اس سے یہ کام کرنا جائز ہے، اس پر تعزیر تو کجا اس پر انکار بھی جائز نہیں، بلکہ زبان سے یہ کہہ دیا جائے کہ

تھوڑے ہی دنوں سے سنا ہے، اپنے آپ کو تو وہ حدیث یا محمدی یا موحد کہتے ہیں، لیکن مخالف فریق میں ان کا نام غیر مقلد، وہابی یا لامذہب لیا جاتا ہے۔ کیونکہ یہ لوگ نماز میں رفع یدین کرتے ہیں یعنی رکوع جاتے وقت اور رکوع سے اٹھتے وقت ہاتھ اٹھاتے ہیں جیسا کہ تحریمہ باندھتے وقت ہاتھ اٹھائے جاتے ہیں، بنگالہ کے عوام ان لوگوں کو رفع یدینی کہتے ہیں (الارشاد الی سبیل الرشاد ص ۱۳ مع حاشیہ)

تو یہ کیا کررہا ہے۔

جب اس فرقہ کی یہ بات دنیا کے سامنے آ گئی۔ یہ انکی کتاب ہدیۃ المھدی ہے، ان کا یہ عقیدہ ہے کہ امام مھدی آ کر اس قانون کو نافذ کریں گے۔ یہ کتاب نواب وحید الزمان کی لکھی ہوئی ہے، اور اس میں جب یہ بات آئی تو پورے ملک میں شور ہوگیا کہ یہ کون لوگ آ گئے ہیں کہ کرایہ پر عورت لے کر اس سے زنا کیا جائے، متعہ کیا جائے تو اس پر نہ حد ہے، نہ تعزیر۔ بلکہ اس پر انکار بھی جائز نہیں ہے۔ فقط زبان سے روکنا بھی جائز نہیں۔

اب ان کو اپنے لالے پڑ گئے۔ تو انہوں نے سوچا کہ فقہ پر کوئی ایسا جھوٹ بولو کہ لوگ ہماری جان چھوڑ کر حنفیوں کے پیچھے پڑ جائیں۔ جو مسئلہ مولوی شمشاد سلفی نے بیان کیا ہے سنئے وہ مسئلہ کیا ہے۔ جو کرائے پر عورت لے کر زنا کرتا ہے وہ زانی ہے۔

اب زنا جو گناہ کبیرہ ہوتا ہے اس کے بارے میں دو قسم کی سزائیں ہوتی ہیں، ایک سزا کا نام حد ہوتا ہے۔ جس میں امت کے کسی آدمی کو کمی بیشی کرنے کی کوئی اجازت نہیں ہوتی۔ دوسری سزا کا نام تعزیر ہوتا ہے۔ یہاں یہ ہوا کہ امام ابوحنیفہؒ کی پوری بات بھی اس نے پوری نہیں پڑھی۔ بلکہ ادھوری پڑھی ہے۔ جھوٹ بولنا حق کو چھپانا یہودی کا کام تو ہوسکتا ہے مسلمان کا کام نہیں ہوسکتا۔ دیکھئے یہ میرے ہاتھ میں شامی شریف ہے۔ جس میں یہی مسئلہ ہے۔

والحق وجوب الحد كالمستاجرة للخدمة كقولهما.

صحیح مسئلہ یہ ہے کہ اس پر حد ہے امام کے قول میں بھی۔ جیسے کسی کو ویسے مزدوری پر رکھا اور اس کے ساتھ زنا کیا، اس پر بھی حد ہے۔ اب اس حد کو مولوی شمشاد سلفی نے چھپایا۔ اور یہ چھپانا اس کو جائز نہیں تھا۔ پھر عالمگیری میں لکھا ہے کہ تعزیر یہ ہے کہ کہ ان دونوں کو قید کردیا جائے اور سخت سزا دی جائے۔ اب آپ اندازہ لگائیں جو کرائے پر عورت لے کر اس سے زنا کرے اس کو قید کروانے والی فقہ حنفی ہے۔

مولوی شمشاد سلفی فقہ حنفی پر جھوٹ بولتا ہے۔ اس نے سیدنا امام اعظم ابو حنیفہؒ پر بہتان باندھا ہے۔ مولوی شمشاد سلفی نے کہا ہے کہ فقہ حنفی قرآن و حدیث کے خلاف ہے۔ میں مولوی شمشاد سلفی کو کہتا ہوں کہ وہ اٹھ کر ایک حدیث پڑھے، جس میں یہ مسئلہ اسی طرح ہو اور اس کا یہ حکم بیان ہو کہ مستاجرہ عورت کے بارے میں اللہ کے نبی ﷺ نے کیا حکم دیا ہے۔ قیامت تک مولوی شمشاد سلفی اور اس کے حواری یہ حدیث پیش نہیں کر سکتے۔

میں اس کو یہی کہوں گا کہ تم نے جو ۱۸۸۸ء میں انگریز سے [1] جو اہل حدیث نام الاٹ

(۱)۔ غیر مقلدین نے انگریز کی خدمت میں حدیث کا نام الاٹ کروانے کے لئے ان الفاظ میں درخواست پیش کی۔

بخدمت جناب سیکرٹری گورنمنٹ

میں آپ کی خدمت میں سطور ذیل پیش کرنے کی اجازت اور معافی کا خواستگار ہوں۔ ۱۸۸۶ء میں میں نے اپنے ماہواری رسالہ اشاعت السنہ میں شائع کیا تھا جس میں اس بات کا اظہار تھا کہ لفظ وہابی جس کو عموما باغی اور نمک حرام کے معنی میں استعمال کیا جاتا ہے، لہذا اس لفظ کا استعمال مسلمانان ہندوستان کے اس گروہ کے حق میں جو اہل حدیث کہلاتے ہیں اور وہ ہمیشہ سے سرکار انگریزی کے نمک حلال اور خیر خواہ رہے ہیں۔ اور یہ بات بارہا ثابت ہو چکی ہے، اور سرکاری خط و کتابت میں تسلیم کی جا چکی ہے۔ بہ کمال ادب وانکساری کے ساتھ گورنمنٹ سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ سرکاری طور پر اس لفظ وہابی کو منسوخ کر کے اس لفظ کے استعمال سے ممانعت کا حکم نافذ کرے اور ان کو اہل حدیث کے نام سے مخاطب کیا جاوے۔

اس درخواست پر فرقہ اہل حدیث تمام صوبہ جات ہندوستان کے دستخط ثبت ہیں۔ (اشاعت السنہ ص ۲۴ ج ۱۱ شمارہ نمبر ۲)

اسی طرح سیرت ثنائی مولوی عبد المجید سوہدروی ص ۳۵۲ پر ہے کہ اہل حدیث لفظ انگریز سے رجسٹریشن کروالیا۔

کروایا ہے۔انگریز کو واپس بھیج دو جنہیں حدیث نہیں آتی۔تم نماز کو چھوڑ چکے ہو میدان سے بھاگ چکے ہو۔ پورے ملک میں تم نے فیصلہ کیا ہے کہ ہمیں نماز نہیں آتی۔ پہلے مسئلے میں اس نے تین جھوٹ بولے ہیں۔

نمبر ا۔

امام ابوحنیفہؒ کا قول۔

والحق وجوب الحد کالمستاجرة اھل ستنخدمة.

اس نے پیش نہیں کیا۔جھوٹے پر خدا کی لعنت ہوتی ہے یا نہیں؟۔ہوتی ہے۔انگریز کے ایجنٹو اتم خیر القرون کے مذہب کو جھوٹا کرنے اٹھے ہو یہ کبھی نہیں ہوسکتا۔اگر یہ مذہب ایسا ہوتا تو کیا سید علی ہجویریؒ حنفی ہوتے؟۔مجدد الف ثانیؒ حنفی ہوتے؟۔علامہ عینیؒ عمدۃ القاری والے حنفی ہوتے؟۔شاہ ولی اللہؒ حنفی ہوتے؟۔نہ ہوتے۔حالانکہ یہ حنفی تھے۔دنیا بھر کے مسلمان کیا کرائے پر عورتیں لے کر زنا کرنے کے لئے حنفی بنے ہیں؟۔کیا یہ اولیا اللہ کیا یہ فقہاء محدثین اس لئے حنفی بنے ہیں کہ وہ پیشاب سے قرآن لکھا کریں؟۔

یہ پہلے یہ بتائے کہ یہ جو ہدیۃ المہدی میں انہوں نے فتویٰ دیا ہے کہ کرائے پر عورت لے کر اس سے متعہ کر لینا اس پر انکار بھی جائز نہیں۔ میں نے دکھایا کہ اس پر حد ہے۔یہ بھی اپنی کتاب سے دکھائے کہ اس پر حد ہے۔میں نے دکھایا ہے کہ اس پر قید کی تعزیر ہے۔یہ اپنی کتاب سے دکھائے۔لیکن یہ قیامت تک نہیں دکھا سکتا۔

مولوی شمشاد سلفی۔

نحمده ونصلی علیٰ رسوله الکریم. اما بعد.

دیکھئے جناب میں نے جو مسئلہ فقہ حنفیہ سے پیش کیا تھا کہ کرائے پر عورت لے کر اس سے زنا کرنا امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک اس پر حد نہیں ہے۔

شامی کی بات کرنا، دوسرے تیسرے کی بات کرنا، بات کو الجھانا، ہمیں انگریز کا ا(۱)،

لہذا، اس طرح بات صحیح نہ ہو سکے گی۔ طعن وتشنیع کرنے کا معنی یہ ہے کہ عوام کو صحیح بات نہ پہنچ سکے۔ گھپلہ ہو جائے۔ ہم جناب شروع سے جس طرح یہ کام کرتے آئے ہیں اسی طرح ہمارا یہ گھپلہ جاری رہے۔

میرے پاس فتاویٰ عالمگیری موجود ہے۔ اس کی تیسری جلد ہے، اس کے اوپر فتاویٰ قاضی خان ہے۔ عبارت دوبارہ آپ سن لیں کتاب میں درمیان میں رکھ دیتا ہوں۔ آپ دیکھ لیں کہ ماسٹر امین صاحب اور ان کے حواری جتنے بھی کوفہ کے مذہب کے پیروکار ہیں، میں سب کو چیلنج کرتا ہوں امام ابوحنیفہؒ سے ایسے زانی کی حد مجھے ثابت کریں۔ یا تو آپ اقرار کریں کہ کہ ہم امام ابوحنیفہؒ کے مقلد نہیں ہیں۔ ہم شامی کے مقلد ہیں پھر تو آپ شامی پیش کریں۔

مولانا محمد امین صفدر صاحب.

الحمدللہ وکفٰی والصلوٰۃ والسلام علی عبادہ الذین اصطفٰی امابعد.

آپ کا ترجمہ انگریز سے پہلے کا نہیں ہے۔ تم کہتے ہو کہ حدیث ہماری۔ ہم مشکوٰۃ کی شرح مرقاۃ، انگریز کے دور سے پہلے کی پیش کرتے ہیں۔ مظاہر حق، اشعۃ اللمعات پیش کرتے ہیں۔ تم حدیث کی کسی کتاب کے ایک صفحے کا ترجمہ انگریز کے دور سے پہلے کا دکھادو، تم نہیں دکھا سکے ہو۔

اب تمہارے مشکوٰۃ کے چار ترجمے ہیں۔ لیکن انگریز کے دور سے پہلے کا کیوں نہیں ملتا۔ ۱۱ میں ہر صدی میں اپنی نماز کی کتاب دکھا سکتا ہوں۔ تم انگریز کے اس ملک میں آنے سے ایک پانچ منٹ پہلے کی لکھی ہوئی اپنی نماز کی کتاب دکھادو۔

اور یہ باتیں کرنا کہ وہ جو قرآن لائے وہ باغی ہیں، جو حدیثیں لائے وہ باغی ہیں۔ اور ہوش اتنے اڑ گئے ہیں کہتے ہیں کہ قرآن پر اعتراض کرو۔ کیا کوئی مسلمان دوسرے مسلمان کو قرآن پر اعتراض کی دعوت دے سکتا ہے۔ حدیث پر اعتراض کرو۔ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم غیر مقلدین

قرآن ہیں۔

قرآن کا نام غلام احمد قادیانی بھی تم سے زیادہ لیتا تھا لیکن اس کا ترجمہ انگریز کے دور سے پہلے کا نہیں ہے۔۔مرزائیوں کی نماز کی کتاب بھی انگریز کے دور سے پہلے کی نہیں ہے۔تمہاری بھی نماز کی کتاب انگریز کے دور سے پہلے کی نہیں ہے۔

الحمدللہ پہلے مسئلے پر بات بالکل واضح ہو چکی ہے۔آج کے مناظرے سے قبل سلفی ہر شہر میں کہتا پھرتا تھا کہ حد نہیں۔اب اس نے مانا کہ مجھے ماسٹر امین نے دکھادیا ہے منوادیا ہے کہ حد لکھی ہوئی ہے۔اس کو مناظرہ کہتے ہیں۔

جادو وہ جو سر چڑھ کر بولے

ہم نے تو جان لیا کچھ بات نہیں۔سنو میں بار بار تمہیں کہہ رہا ہوں کہ اگر قرآن کی آیت تمہیں آتی ہے تو تقریر میں پیش کرو۔

مولوی شمشاد سلفی۔

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد.

دیکھئے حضرات بات تو بالکل واضح ہے،گذارش کرنے کا مطلب یہ ہے کہ عوام سے میری اپیل ہے کہ میری تو صرف زبان ہے باقی سب کچھ تو ان کے اپنے گھر کا ہے۔کتابیں ان کی،امام ان کے،مسئلے ان کے۔میں تو صرف ان کی کتابوں سے ان کی تصویر کشی کر رہا ہوں۔کہ یہ سب کچھ تمہاری کتابوں میں لکھا ہوا ہے۔

جو لفظ میں نے پڑھے ہیں اگر وہ لفظ آپ کی کتابوں میں نہ ملیں،وہ غلط ہوں،الفاظ میں تبدیلی ہو،الفاظ میں ہیرا پھیری ہو۔حق یہ ہے کہ میں نے ایک حوالہ پیش کیا ماسٹر امین صاحب حل الاعلان کہے کہ یہ حوالہ نہیں ہے۔یہ الفاظ نہیں ہیں میں کہوں کہ ہیں۔اگر وہ لفظ میں پیش نہ کر سکوں تو میں ذمہ دار ہوں،ماسٹر امین صاحب چونکہ اپنی کتابیں خود نہیں پڑھ سکتا اسے اپنی کتابوں کا علم نہیں ہے۔اب چاہتا ہے کہ میں کسی طریقے سے اس سے عبارت کا ترجمہ سن کر آئندہ کے لیے۔

تیاری کرلوں۔ میں ماسٹر امین صاحب سے کہتا ہوں کہ میں عدالت میں چیلنج کے لئے تیار ہوں۔
پہلیں آپ کہیں کہ یہ لفظ نہیں ہیں۔ میں آپ کو دکھاؤں گا۔

آپ مجھے کہتے ہیں کہ ہماری کتابیں پڑھ کر سناؤ۔ پہلے اقرار کریں کہ آپ کو اپنی کتابیں نہیں آتیں میں پڑھ کر سناؤں گا۔ اگر میں یہاں پڑھ کر نہ سناؤں، ترجمہ نہ سناؤں۔ میں آج ہی نلی ہونے کے لئے تیار ہوں۔ ماسٹر امین صاحب مجھے کہیں کہ پڑھ کر سناؤ۔ میں اگر نہ سناؤں تو میرے مسلک کی شکست۔ اور اگر پڑھ دوں، اور میں پڑھ دوں گا، تو پھر آپ کو مذہب حنفی دیوبندی کی شکست لکھ کر دینی پڑے گی۔ آپ ابھی فیصلہ کریں۔ اتنی بات ہوگئی ہے۔ اب کیا وقت ضائع کرنا ہے۔ خدا کے لئے میں آپ سے اپیل کروں گا کہ اس مسئلہ پر مناظرہ ختم کروالیں۔

میں نے ان سے جو سوالات کیے تھے انہوں نے اس کے جوابات نہیں دیئے۔ الٹا مجھ سے سوال کرتے ہیں۔

الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے

کیا حنفیہ کا یہی دستور ہے کہ سوال کے مقابلے میں سوال کردو جواب اس کو نہ دو۔ آپ کہیں کہ آپ کا سوال غلط ہے، آپ کہیں کہ آپ کے سوال کے عبارتیں غلط ہیں۔ میں بات آگے اس لئے نہیں لے جانا چاہتا کہ بات لوگوں کو سمجھ میں آجائے۔ آپ جتنی لمبی بات کروانا چاہتے ہیں کروالیں بات لمبی ہوتی جائے گی میں سوال کرتا جاؤں گا۔ ماسٹر امین ان کے جواب نہیں دے گا۔

یہ تو آپ کو یقین ہوگیا ہے کہ میرے سوالوں کا جواب نہیں ہے۔ کہتے ہیں کہ صحابہ کرام ؓ میں سے ایک صحابی کو پیغمبر ﷺ نے قرآن پاک دیکھ کر پڑھنے کی اجازت نہیں دی۔ میں آپ سے سوال کرتا ہوں کہ آپ اس دور میں قرآن پاک بین الصفتین ثابت کردیں کہ لکھا ہوا موجود تھا، حضرت ابوبکر ؓ کے زمانے میں قرآن پاک دو گتوں کے درمیان لکھا گیا اور حضرت عثمان ؓ کے بارے میں مشہور ہے۔ اگرچہ اس میں وضاحت ہے لیکن جامع القرآن

عثمان رضی اللہ عنہ کو کہا جاتا ہے۔ ماسٹر امین کہتا ہے کہ اس وقت تو ابھی پورا قرآن نازل نہیں ہوا تھا۔ جب یہ بات تھی آپ کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں قرآن کب مکمل ہوا؟۔ قرآن کی کونسی آیت پہلی آیت ہے؟ کونسی آیت آخری آیت ہے؟ جب قرآن مکمل ہی نہیں ہوا تو اس کو دو گتوں کے درمیان لکھے کی کوئی وجہ سمجھ میں آتی ہے۔ قرآن تو تب لکھا جائے گا جب وحی مکمل ہو گئی۔ اللہ کا دین مکمل کر دیا گیا، اب چونکہ وحی نہیں آنی تھی لہذا جتنی وحی قرآن کی صورت میں آ چکی تھی اب وہ لکھی جائے گی۔ اور یہ جو واقعہ ثابت کر رہے ہیں یہ ثابت کریں کہ یہ اس وقت کا ہے کہ جب وحی قرآن کی صورت میں آنا بند ہو گئی تھی۔

ایک حدیث آپ پیش کرتے ہیں۔ لیکن اس کا پس منظر آپ جانتے نہیں کیونکہ آپ کا مذہب نہیں ہے، نہ آپ نے حدیث کے ماحول میں نشو نما پائی وہاں پر تو دور دورہ یہی تھا کہ حدیث پر چھریاں چلائی جائیں ان کو کاٹا جائے۔ یہی آپ کے مذہب والوں نے کیا۔ آپ اپنی دلیل کے مطابق ثابت کریں کہ جب صحابی نے کہا کہ میں نماز پڑھنی نہیں جانتا تو اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا کہ آپ یہ یہ کلمے پڑھ لیا کریں۔ اس وقت اللہ کے رسول ﷺ نے اس کو یہ کیوں نہ کہا کہ قرآن دیکھ کر پڑھ لیا کرو۔ جب آپ یہ ثابت کریں گے کہ قرآن دو گتوں کے درمیان لکھا جا چکا تھا تو بات آپ کی ثابت ہو جائے گی۔ ورنہ آپ کہہ دیں کہ میں فقہ حنفی کا دفاع نہیں کر سکتا نہ میں اپنی فقہ کو اللہ کی کتاب یا حدیث رسول سے پیش کر سکتا ہوں۔

آپ نے خیر القرون میں امام ابو حنیفہ کی تقلید کیوں کی؟۔ کیا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ آپ کو اچھے نہ لگے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اچھے نہ لگے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اچھے نہ لگے، جناب علی رضی اللہ عنہ آپ کو اچھے نہ لگے آپ ہمارے سامنے ہدیۃ المہدی سے حوالے پیش کرتے ہیں۔ میں پہلے کہہ چکا ہوں کہ ہمارے لئے حجت نہیں ہیں۔

ماسٹر امین صاحب میں اگر جرأت ہے، تو یہ اپنے حنفی ہونے کی سند حضرت امام ابو حنیفہ تک پہنچائے ورنہ میں اہل حدیث ہونے کے ناطے سے اپنا ثبوت حضرت محمد ﷺ سے دوں گا۔

فتاوی عالمگیری کی تیسری جلد میں ہے۔

ولو خرج الامام لیزنی بها فزنی بها لا یحد عند ابی حنیفہؒ.

مولانا محمد امین صفدر صاحب۔

الحمدللہ و کفٰی والصلوٰۃ والسلام علی عبادہ الذین اصطفٰی امابعد.

مولانا نے کہا ہے کہ امام کا قول پیش کرو، میں نے امام کا قول درمختار اور شامی سے پیش کر دیا ہے۔ والحق وجوب الحد. آپ بھی حدیث سے اس مسئلے کا حل بتائیں یا قرآن پاک کی آیت سے بتائیں، یہ نہ دکھا سکے، نہ قیامت تک دکھا سکیں گے۔

باقی میری یہ بات کہ اس فرقہ کی بنیاد انگریز کے دور میں رکھی گئی تو یہ میری اپنی بات نہیں ہے، یہ ایک تاریخی مسئلہ ہے کہ اس فرقہ کی عمر کتنی ہے۔ ان کی کتابوں میں لکھی ہوئی ہے۔

مولوی شمشاد سلفی نے بار بار اعتراض کیا کہ تمہاری فقہ کوفہ کی ہے۔ کوفہ سکھوں کا بنایا ہوا شہر نہیں ہے روپڑ اور امرتسر کی طرح، کوفہ حضرت عمرؓ کا بسایا ہوا شہر ہے۔ کوفہ حضرت علیؓ کا دار الخلافہ رہا۔ کوفہ میں چار ہزار محدثین موجود تھے۔ کوفہ وہ شہر ہے کہ امام بخاریؒ کہتے ہیں کہ میں باقی شہروں میں کبھی کبھار گیا ہوں، لیکن کوفہ میں حدیث کا درس لینے کے لئے اتنی بار کوفہ میں پہنچا ہوں کہ میں ان کو شمار نہیں کر سکتا۔

میاں نذیر حسین دہلوی جو کہ تمہارا جد امجد ہے اس کا سسر لکھتا ہے کہ ہمارے اس فرقہ کا بانی عبدالحق بناری ہے[1] میں نے تیرے سامنے جو کتاب درمختار پیش کی ہے، یہ مدینے میں لکھی

(۱)۔۔ میاں نذیر حسین دہلوی کا سسر، مولانا عبدالخالق لکھتے ہیں: "سو بانی مبانی اس فرقہ نو احداث کا عبدالحق ہے۔ جو چند دنوں سے بنارس میں رہتا ہے اور امیر المومنین (سید احمد

گئی ہے۔ تم کوئی ایک کتاب پیش کرو جو کسی غیر مذہب نے مدینے میں لکھی ہو، تمہارا کے اور مدینے سے کیا تعلق؟۔

تاریخ اٹھا کر دیکھیں امام ابو حنیفہؒ نے مکے میں بیٹھ کر مسائل مرتب کئے، ہماری شرح نقایہ ملا علی قاریؒ نے مکے میں بیٹھ کر لکھی، ہماری مشکوۃ کی شرح مرقاۃ ملا علی قاریؒ نے مکے میں لکھی، تمہاری مشکوۃ کی شرح انگریز کی گود میں بیٹھ کر مبارک پور میں لکھی جائے، تم مبارک پوری ہو کہ مکہ مدینہ والے بنتے ہو۔ تم مدراس کے ہو، تم روپڑ کے ہو۔

تم مانتے ہو تم روپڑی ہو، تمہارا فتاویٰ نذیریہ دہلی میں لکھا گیا، تمہارا فتاویٰ ثنائیہ امرتسر میں لکھا گیا، ہماری درمختار مدینے میں لکھی گئی۔ اور لوگوں کو دھوکہ نہ دیا اور میں جرأت سے کہتا ہوں کہ اس نے دعویٰ کیا ہے کہ میں اپنے سے لے کر پیغمبر ﷺ تک سند بیان کر سکتا ہوں، اس کا حق ہے کہ یہ اس حدیث کی سند کہ جو متاجر ہے اس پر یہ حد ہے اپنے سے لے کر پیغمبر ﷺ تک پڑھ کر سنا دے۔ اگر یہ نہ پڑھ سکے تو جھوٹا ہوگا۔ یا نہیں؟۔ (جھوٹا ہوگا) اور یہ قیامت تک نہیں سنا سکتا۔

بہر حال اس نے جو کوفے کے بارے میں کہا کوفے کی توہین کرنا حضرت علی ؓ کی توہین ہے، جو وہاں آباد ہوئے کوفہ کی توہین کرنا عبداللہ بن مسعودؓ کی توہین ہے، خلیفہ ثانیؓ کی توہین ہے، ان ایک ہزار سے زیادہ صحابہؓ کی توہین ہے جو وہاں آباد ہوئے۔ میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ حضرت علی ؓ جب کوفہ جا کر آباد ہوئے تو وہ مکے والی نماز مکے میں چھوڑ گے تھے یا کوفہ ساتھ لے گئے تھے؟۔ تمہارے روپڑ میں کتنے صحابہ ؓ آئے؟۔ تمہارے امرتسر میں کتنے صحابہ آئے؟۔ میں بتاتا ہوں کہ تم صحابہ کو کیا مانتے ہو۔

شہیدؒ) نے ایسی ہی حرکات ناشائستہ کے باعث اپنی جماعت سے اس کو نکال دیا اور علمائے حرمین معظمین نے اس کے قتل کا فتویٰ لکھا مگر کسی طرح بھاگ کر وہاں سے بچ نکلا۔ (تنبیہ الضالین ص ۱۳)

یہ تمہاری عرف الجادی میں لکھا ہے کہ صحابہ مشت زنی کیا کرتے تھے (نعوذ باللہ)۔

آؤ! مجھے ان صحابہ رضی اللہ عنہم کے نام بتاؤ جن صحابہ پر تم نے تہمت لگائی ہے، تو کہتا ہے کہ میں ہدیۃ المہدی کو نہیں مانتا ہدیۃ المہدی وہ کتاب ہے کہ تمہارا وحید الزمان اس کے بارے میں لکھتا ہے کہ مجھے خدا نے الہام کیا کہ یہ کتاب لکھو، اور میں نے وہ خدا کے الہام سے لکھی، اور اس کتاب کے لکھنے میں ابن تیمیہؒ کی روح میری مدد کرتی رہی، ابن قیمؒ کی روح میری مدد کرتی رہی، مجدد الف ثانیؒ کی روح میری مدد کرتی رہی، شاہ ولی اللہؒ کی روح میری مدد کرتی رہی۔

یہ ہدیۃ المہدی میرے ہاتھ میں ہے اس میں لکھتا ہے الھمنی ربی میرے رب نے مجھے الہام کیا ہے کہ یہ جو فرقہ اہل حدیث پیدا ہوا ہے یہ اتنے کہ انہیں اسلام اور کفر کی تمیز نہیں اس لئے تم ایک ایسی جامع کتاب لکھو جو ہمارے اہل حدیثوں کے لئے ضابطہ اخلاق بن جائے اس لئے میں نے اس کو لکھا اور اس کو امام مہدی کی طرف منسوب کیا۔

مولوی شمشاد سلفی۔

نحمدہ ونصلی علٰی رسولہ الکریم. اما بعد.

حق آپ کا ہے کہ آپ یہ ثابت کریں کہ حضرت امام ابو حنیفہؒ کا یہ مسئلہ قرآن وحدیث کی رو سے صحیح ہے۔ آپ الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے۔ آپ میرے سے دلیل مانگتے ہیں، آپ یا یہ کہیں کہ مسئلہ فقہ حنفی کا غلط ہے۔ تو پھر تو آپ کی جان چھوٹ سکتی ہے، یا اس مسئلہ کا ثبوت اللہ کی کتاب سے دیں اور اس کے رسول حضرت محمد ﷺ کی حدیث سے پیش کریں۔

آپ چلنے دیں گے تو بات بڑھے گی میں ابھی کہہ سکتا ہوں کہ کوفہ وہ شہر ہے یہاں نواسہ رسول ﷺ کو شہید کیا گیا، کوفہ وہ ہے جہاں سے خارجی فرقہ پیدا ہوا، کوفہ وہ ہے جہاں سے حنفی فرقہ پیدا ہوا، کوفہ وہ ہے جہاں سے شیعہ پیدا ہوئے، اگر آپ مکے کے مقابلے میں کوفہ کو لا کر کھڑا کریں گے تو میں کہوں گا کہ مدینے میں تو میرے رسول ﷺ کی قبر مبارک موجود ہے کوفہ میں کسی نبی کی قبر مجھے دکھاؤ۔

آپ نے ہمیشہ غیر نبی کی بات کو اہمیت دینے کی کوششیں کیں، دیکھیں موضوع یہ ہے کہ فقہ حنفیہ کا یہ مسئلہ اللہ کی کتاب اور نبی ﷺ کی حدیث کے خلاف ہے۔ وہ لوگ جنہوں نے لکھ کر دیا ہے کہ یہ مسائل کتاب وسنت کے مطابق ہیں ان کا حق ہے کہ ان کا ثبوت اللہ کی کتاب حضرت محمد ﷺ کی حدیث سے پیش کریں۔

لیکن کس قدر عیاری ہے کہ میرے سوالوں کو الٹا میرے اوپر چسپاں کیا جا رہا ہے۔ کہ تم ثابت کرو ہم تو اس قسم کی فقہ کو نہیں مانتے۔ ہم تو ایسی فقہ سے بیزار ہیں، آپ اگر مانتے ہیں تو اس مسئلہ کا ثبوت اللہ کی کتاب، حضرت محمد ﷺ کی حدیث سے پیش کیجئے۔

ماسٹر امین صفدر صاحب، آپ ساری عمر بھی لگے رہیں اس مسئلے کا ثبوت پیش نہیں کر سکتے۔ میں آج آپ کو اس طرح نہیں جانے دوں گا۔ کہ آپ الٹا میرے سے سوال کریں آپ میں اگر جرأت ہے، آپ میں اگر حضرت امام ابو حنیفہؒ کی فقہ کی کوئی اہمیت ہے تو لائیں قرآن پاک کی وہ آیت لائیں، رسول اکرم ﷺ کی وہ حدیث، جس کے مطابق حضرت امام صاحب کا یہ مسئلہ ہے۔ میں پھر یہ کہہ رہا ہوں کہ آپ اس قسم کے مسائل کا ثبوت نہ اللہ کی کتاب سے پیش کر سکتے ہیں، نہ اللہ کے رسول ﷺ کی حدیث سے پیش کر سکتے ہیں۔

اس لئے کہ فقہ حنفیہ کے مسائل اجتہادیہ کا کتاب اللہ، سنت رسول اللہ سے قطعی طور پر کوئی ثبوت نہیں۔ اگر یہ مسئلہ حدیث سے دکھا دیتے کہ کرائے پر عورت لے کر اس سے زنا کیا جائے تو اس پر کوئی حد نہیں۔ بات ختم ہو جاتی ہے۔

میں سامعین سے عرض کروں گا آپ ماسٹر امین صاحب سے کہیں کہ اس مسئلے کا ثبوت اللہ کی کتاب اور اس کے رسول حضرت محمد ﷺ کی حدیث سے پیش کر دیں تو اس مسئلہ کی بات ختم ہو جائے گی۔ اگر آپ یوں کہیں کہ آپ یہ بتائیں آپ یہ مسئلہ کریں میں آپ کو کہتا ہوں کہ اگر آپ کو اتنا شوق ہے، اپنے حنفیوں دیوبندیوں کی باتیں سننے کا۔ تو میں سب کچھ آپ کے سامنے کھول کر دکھاؤں گا۔

آپ ٹھنڈے ہوکر بیٹھیں اور میں آپ کے لئے ہر وہ غذا فراہم کروں گا جس کے آپ عادی ہیں، اور آپ کی کتابوں سے پیش کروں گا۔ حضرت میرا موضوع آج بھی وہیں پر موجود ہے جو اس سے پہلے تھا اور ہمیشہ یہی رہے گا۔ ماسٹر امین صفدر صاحب اور اس کے حواری اور اس کے معاونین ایک حدیث یا ایک آیت پیش کریں کہ جس میں ہو کہ کرائے پر لے کر عورت سے زنا کرنے پر کوئی حد نہیں۔

مولانا محمد امین صفدر صاحب۔

الحمدللہ وکفیٰ والصلوٰۃ والسلام علی عبادہ الذین

اصطفیٰ امابعد۔

میرے دوستو اور بزرگو! مولوی شمشاد سلفی صاحب نے جو بات کی تھی کہ ہم قرآن و حدیث کو مانتے ہیں، آج یہ جھوٹ واضح ہوگیا ہے۔ نہ کوئی قرآن کی آیت منہ پر آرہی ہے، نہ کوئی حدیث منہ پر آرہی ہے۔

شمشاد نے کہا کہ مدینے میں نبی ﷺ کی قبر مبارک ہے کوفہ میں کسی نبی کی قبر دکھاؤ۔ میں پوچھتا ہوں کہ کیا روپڑ، امرتسر میں کسی نبی کی قبر ہے؟۔ نارنگ میں کسی نبی کی قبر ہے؟۔ پنڈی میں کسی نبی کی قبر ہے؟۔ اور سنو اللہ کے پیغمبر ﷺ کا روضہ آج مدینہ جو موجود ہے تو مقلدین کی حفاظت میں ہے۔

یہ تمہاری عرف الجادی میں لکھا ہے کہ، جس دن ہمارا بس چلا ہم اس کو گرا کے مٹی میں داخل کردیں گے۔[1]

(1)۔تجویز رفع قبور انبیاء و بنمه وصلحاء الارتی از علم ندارد و حدیث ابی الهیاج نزد مسلم و اهل سنن نص ست در تسویه قبور مشرفه وطمس تمثال و از بنائے بر قبر نهی آمنت پس بر هر چه مرفوع یا مشرف بدون شبر لغة راست آید از مکوات شریعت باشد

تم ایسے گستاخ پیغمبر کا نام لیتے ہو۔ پھر کہا کہ کوفہ میں حسین ﷜ کو شہید کیا گیا، میں کہتا ہوں کہ یزید کون تھا۔ وہ نبی کا منکر نہیں تھا، قرآن کا منکر نہیں تھا، بلکہ اماموں کا منکر تھا۔ تمہاری طرح۔ خارجی بھی امام برحق کے منکر تھے۔ تمہاری طرح۔ تو اپنا مذہب تلاش کر، تو خود کوفی بن گیا ہے۔

سنئے فقہ حنفی اور باقی فقہوں کے دلائل چار ہیں۔

نمبر۔ ۱ کتاب اللہ۔

نمبر ۲۔ سنت رسول اللہ۔

نمبر ۳۔ اجماع امت۔

نمبر ۴۔ قیاس۔

قرآن کی مثال آئین اور قانون کی ہے، حدیث کی مثال قانون پر اسمبلی کی تشریحات کی ہے، اور اجتہاد کی مثال چیف جسٹس کے فیصلوں کی ہے، اور اجماع کی مثال فل بینچ سپریم کورٹ کے فیصلے کی ہے۔

جیسے کسی مجرم کو یہ حق نہیں ہے کہ وہ چیف جسٹس پر جرح کرے، ورنہ وہ توہین عدالت کا مرتکب ہوگا۔ یہ جو نہ مدینے تعلق رکھے نہ مکے سے تعلق رکھے، بنارس اور روپڑ سے اٹھ کر آئمہ دین اور مجتہدین پر جرح کرے، اور پھر ایک آیت سے بھی اس مسئلے کو غلط ثابت نہیں کر سکتا۔ اگر اسے قرآن آتا ہے تو پڑھتا کیوں نہیں ہے۔ صم بکم بنا بیٹھا ہے، اگر تجھے قرآن آتا ہے تو پڑھتا کیوں نہیں؟ اگر تجھے حدیث آتی ہے تو پڑھتا کیوں نہیں؟

تو نے بڑی جرأت سے کہا تھا کہ میں اپنی سند محمد ﷺ تک ثابت کروں گا اگر جرأت ہے

و انکار بر آن و برابر ساختنش بخاک واجب است بر مسلمین بدون فرق در آنکہ گور پیغمبر باشد یا غیر او۔ (عرف الجادی ص ۶۰)

تو کوئی ایک حدیث پڑھو۔ اسی حدیث کی سند سنا دے کہ مستاجرہ کے بارے میں حضرت ﷺ نے کیا فرمایا ہے؟۔ حدیث سنا ورنہ تو جھوٹا ثابت ہو چکا ہے۔ ایک ماسٹر کے سامنے تیرا یہ حشر ہو رہا ہے۔ ہمارے آئمہ کے سامنے تیرا کیا حشر ہوگا۔

جس کی بہار یہ ہو اس کی خزاں نہ پوچھ

ان مناظرین کا یہ حال ہے کہ نہ ان کو قرآن آتا ہے، نہ ان کو حدیث آتی ہے، نہ ان کو سند آتی ہے، کہتا ہے میں سند سے بات کرتا ہوں۔ سند کے راوی نبی ہوں گے یا امتی؟۔ (امتی)۔ تو نے ان امتیوں پر اعتماد کر لیا لیکن وہ صحابہ جو کوفہ آباد ہوئے ان پر اعتماد کرنے کے لئے تو تیار نہیں ہے، آخری خلیفہ راشد حضرت علیؓ کو تسلیم کرنے کو تیار نہیں ہے، خلیفہ ثانیؓ کو تسلیم کرنے کو تیار نہیں ہے، جب تو صحابہ پر اعتماد کرنے کے لئے تیار نہیں تو تیری سندوں میں کہاں سے راوی آ گئے ہیں۔ ان راویوں کو میرے سامنے بیان تو کر میں دیکھوں کہ کونسے راوی چھپے بیٹھے ہیں۔

کہتا ہے کہ مجھے حدیث آتی ہے، قرآن آتا ہے۔ اور آج نہ حدیث پڑھتا ہے نہ قرآن پڑھتا ہے۔ تجھے کیا ہو گیا ہے کہ آج تیری زبان گنگ ہو چکی ہے، نبی ﷺ کی حدیث تیری زبان پر نہیں آ رہی، قرآن تیری زبان پر نہیں آتا اور نہ آ سکتا ہے۔

میں پوری جرأت سے کہتا ہوں۔ دیکھئے میں نے بتایا تھا کہ جس مستاجرہ کے بارے میں عالمگیری میں قید کی سزا لکھی ہے [1] یہ اپنی کسی کتاب میں دکھا دیں کہ قید کی سزا ہے یا نہیں ہے۔

(۱)۔ نیز عالمگیری میں یہ بھی لکھا ہے کہ شبہ کی وجہ سے حد ساقط ہوئی ہے۔ (عالمگیری ج۲ ص ۱۴۹) لیکن حد ساقط ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ ان کو بدکاری کی چھٹی دی جائے اور اس پر کوئی سزا نہ دی جائے، بلکہ لکھا ہے۔

ویوجعان عقوبة ویحبسان حتی یتوبا. (عالمگیری ج ۱ ص ۱۴۹)

ان کو ایسی دکھ کی مار دی جائیگی کہ دوسروں کو عبرت ہو اور اس مار کے بعد ان کو قید کر دیا

اس کو تو مسئلہ بھی نہیں آ سکتا۔ میں نے کہا تھا کہ اس سے سخت سزا دی جائے گی۔ میں نے اپنی

جائے گا، جب تک ان کی توبہ کا یقین نہ ہو۔

نیز یہ جو قول ہے یہ فقہ کا متفق علیہ قول نہیں، بلکہ خود امام صاحبؒ سے ایک قول حد واجب ہونے کا ہے۔

والحق وجوب الحد كالمستاجرة للخدمة (درمختار ج۳ ص۱۵۷)

ای کما هو قولهما (رد المحتار ج۳ ص۱۵۷)

امام صاحب کا ایک قول صاحبین کے قول کی طرح یہ ہے کہ حد واجب ہے۔ جبکہ غیر مقلدین کے نزدیک اس کی کھلی چھٹی ہے۔ چنانچہ ان کے بڑے مصنف علامہ وحید الزمان جس نے قرآن اور صحاح ستہ کا ترجمہ کیا ہے نے صاف لکھ دیا۔ متعہ کی اباحت قرآن پاک کی قطعی آیت سے ثابت ہے۔ چنانچہ لکھتا ہے۔

"و نكاح المتعة والموقت وخالف بعض التابعين و كذالك بعض اصحابنا في نكاح المتعة فجوزوها لانه كان ثابتاً جائزاً في الشريعة كما ذكره الله في كتابه فما استمتعتم به منهن فاتوهن اجورهن وقرات ابي بن كعب وابن مسعود فما استمتعتم به منهن الى اجل مسمى يدل صراحة على اباحة المتعة فالا باحة قطعية لكونه وقد رفع الاجماع عليه والتحريم ظني ولا يرفع القطعي بالظني.

اور نکاح متعہ والمؤقت اور مخالفت کی ہے بعض تابعین نے اور اسی طرح ہمارے بعض اصحاب نے نکاح متعہ میں۔ پس اس کو جائز کہا ہے اس لئے کہ وہ ثابت اور جائز ہے شریعت میں جیسا کہ ذکر کیا اس کو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فما استمتعتم به۔ الخ۔ اور ابی بن کعب اور ابن مسعود کی قرأت فما استمتعتم به منهن الى اجل مسمى تو صراحتاً متعہ کی اباحت پر دلالت کرتی ہے، پس

کتاب سے دکھایا۔ یہ سارے مل کر اپنی کسی کتاب سے سزا نہیں دکھا سکتے۔

اباحت قطعی ہے اس لئے کہ اس پر اجماع واقع ہوا ہے اور تحریم ظنی ہے اور قطعی ظنی کی وجہ سے منسوخ نہیں ہوتا۔''

چنانچہ اس پر ان کے نزدیک گناہ نہیں رہا نہ کوئی سزا۔ حد یا تعزیر تو دوسری بات ہے۔ چنانچہ لکھا ہے۔

ولا یجوز الانکار علی امور مختلفة فیها بین العلماء کغسل الرجل و مسحه فی الوضوء والتوسل بالاموات فی الدعاء والدعاء من الله عند قبور الاولیاء والانبیاء وارسال الیدین فی الصلوة ووطی الازواج والاماء فی الدبر والمتعة والجمع بین الصلوتین . (هدیة المهدی ج ا ص ۱۸)

ترجمہ۔ مختلف امور کا جن میں علماء کا اختلاف ہے جیسے وضوء میں پاؤں کا دھونا یا مسح کرنا اور دعا میں اموات کا توسل لینا اور اولیاء اور انبیاء کی قبروں کے پاس اللہ سے دعا کرنا اور نماز میں ہاتھوں کو لٹکانا اور بیویوں اور لونڈیوں سے دبر میں وطی کرنا اور متعہ اور دو نمازوں کو جمع کرنا۔

متعہ پر انکار تک جائز نہیں بلکہ ان کو دو نمازوں کے جمع کرنے جیسا مسئلہ قرار دیا۔ بلکہ اسکو اہل مکہ کا عمل قرار دے کر اس کی ترغیب دی۔ چنانچہ لکھتے ہیں۔

" وکذالک بتتبع الرخص الوله فیها ونعمت واختیار قول اهل المدینة فی الغناء واختیار قول اهل الکوفة فی النبیذ واختیار قول اهل المکة فی المتعة اذا جتهد وعرف ان الحق معهم". (هدیة المهدی ج ا ص ۱۱۲)

چنانچہ غیر مقلد عورتوں کو قرآن کے اس مسئلہ پر عمل کرنے کا جوش و جذبہ بیدار ہوا، اور انہوں نے زور و شور سے یہ دھندا شروع کر دیا کیونکہ ان کو اس پر حد یا

بہر حال اس نے تین جھوٹ بولے وہ ان جھوٹوں کو صحیح ثابت نہیں کر سکتا۔ میں مولوی شمشاد سلفی سے پھر کہتا ہوں کہ سوامی دیانند جھوٹا ضرور تھا، لیکن ایک حوالے میں اتنے جھوٹ نہیں بولتا تھا۔ غلام احمد قادیانی نے پندرہ سو صفحات کی کتاب حقیقۃ الوحی میں پانچ جھوٹ بولے، تو لے ایک حوالے میں اتنے جھوٹ بول دیئے۔

مولوی شمشاد سلفی۔

الحمدللہ و کفٰی والصلوٰۃ والسلام علی عبادہ الذین اصطفٰی امابعد۔

جناب شرائط میں ہمیں نیازی صاحب، گواہ ہیں علی محمد صاحب نے لکھ کر دیا کہ حضرت امام ابوحنیفہؒ کے تمام مسائل اجتہادیہ قرآن وحدیث کے مطابق ہیں۔ لہذا یہ پانچ مسائل بھی قرآن وحدیث کے مطابق ہیں۔ میرا دعویٰ وہیں کا وہیں ہے۔

مجھے اندازہ ہو چکا ہے کہ عوام اس قدر باشعور ہیں کہ وہ میری بھی بات سمجھ رہے ہیں آپ

تعزیر تو کیا انکار تک کا خطرہ نہ تھا۔ جب اس کام کو شرفاء نے دیکھا تو چیخ اٹھے کہ اس فرقے نے یہ کیسا کام شروع کر دیا ہے۔ جب انہوں نے دیکھا کہ یہ عمل بالحدیث کا بھانڈا پھوٹ جائے گا چنانچہ انہوں نے چور بھی کہے چور چور، پر عمل کرتے ہوئے کہا کہ اپنے کام میں مست رہو اور بدنام حنفیوں کو کرو، تاکہ وہ ہمیں روک نہ سکیں۔ چنانچہ انہوں نے شور مچا دیا کہ احناف کے نزدیک بھی تو اجرت دے کر زنا کرنے کی حد نہیں۔ حالانکہ حد نہ ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ جائز ہو گیا۔ پاخانہ کھانے پر ان کے ہاں بھی حد نہیں تو کیا ان کے نزدیک پاخانہ کھانا جائز ہوا؟۔ وگرنہ قرآن وحدیث سے اس پر حد ثابت کریں۔ نیز یہ ایک حدیث ایسی پیش کریں جس میں یہ ہو کہ اجرت پر لے کر زنا پر حد ہے۔ لیکن یہ قیامت تک پیش نہیں کر سکیں گے۔

کی بھی۔ ماسٹر صاحب میں اگر دم خم ہے تو جو دعویٰ لکھ کر ان کے حواریوں نے مجھے دیا کہ یہ مسائل قرآن وحدیث کے مطابق ہیں، آپ ثابت کردیں۔

ماسٹر امین صاحب میرا مسئلہ وہی ہے۔ میں دوسرے مسئلے پر بات کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں۔ میں نے ایک مسئلہ فقہ حنفیہ سے پیش کیا، یہ ثابت کردیں کہ حضرت امام ابو حنیفہؒ کا یہ مسئلہ قرآن کی فلاں آیت یا فلاں حدیث کے مطابق ہے۔ ورنہ یہ تسلیم کریں کہ فقہ حنفیہ کے مسائل، جس طرح کہ میرا دعویٰ ہے مسائل اجتہادیہ سے، اکثر مسائل قرآن وحدیث کے مخالف ہیں۔

اگر آپ میں دم خم ہے تو آپ میرے سے کس دلیل کا مطالبہ کرتے ہیں؟۔ میں نے مسئلہ ان کا پیش کیا، حق آپ کا ہے کہ آپ وہ مسئلہ قرآن وحدیث سے ثابت کریں۔ میں نے تو لوگوں کو نمونہ پیش کرنے کے لئے پانچ مسئلے پیش کئے۔ آپ لوگوں کا حق ہے کہ آپ بات کو الجھنے نہ دیں۔ میرا مطالبہ ہے کہ اس مسئلے کی دلیل اللہ کی کتاب، حضرت محمد ﷺ کی حدیث سے مانگیں۔ اگر یہ پیش نہ کرسکیں، تو آپ لوگوں کا حق ہے کہ آپ یہاں سے فقہ حنفیہ سے تائب ہو کر اٹھیں اور فقہ حنفیہ سے اپنی جان چھڑالیں۔

میں نے ایک مسئلہ پیش کیا ہے۔ آپ اس کا ثبوت قرآن حدیث سے دیں۔ عوام کا حق ہے کہ ان سے ہر جگہ گلی کوچے میں ان سے ان کا ثبوت مانگیں اور ماسٹر امین صاحب! آپ کو یہ بات لکھ لینی چاہئے کہ آپ اس مسئلے کا ثبوت اللہ کی کتاب اور اس کے رسول ﷺ کی حدیث سے نہیں پیش کرسکتے۔ میں آج بھی کہتا ہوں کل بھی کہوں گا، اس سے پہلے بھی کہتا رہا ہوں، کہ اگر آپ میں اس مسئلے کا اتنا شوق ہے تو ذرا اس مسئلے کا ثبوت حدیث سے دیں۔

آپ حدیث پڑھیں میں آپ لوگوں کو ایک بات واضح کرنا چاہتا ہوں کہ میں ثابت کروں گا کہ زانی مرد اور زانیہ عورت پر اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے کیا حد لگائی ہے۔ اور میں یہ بات لوگوں کو ذہن نشین کرانا چاہتا ہوں۔ میں آپ کو اس میدان میں پانی پلا پلا کر ماروں گا۔ میں

آپ کو ایسے طریقے سے ناک میں دم کروں گا کہ آپ فقہ حنفیہ کا نام لینا چھوڑ دیں گے۔ یہ دو...
جو اس بات کے مشتاق ہیں کہ کب حدیث پیش کی جاتی ہے میں اپنا وقت بھی آپ کو دیتا ہوں۔

مولانا محمد امین صفدر صاحب۔

الحمد للہ و کفٰی و الصلوٰۃ و السلام علی عبادہ الذین

اصطفٰی امابعد۔

میرے دوستو اور بزرگو! مولانا نے امتیوں کو خطا کار قرار دے دیا ہے، لیکن اب ان کو مشکل کشا سمجھ رہے ہیں، اور ان کی شرائط پر آ رہے ہیں۔ مولانا نے بڑے فخر سے کہا کہ چادر ڈالی۔ یہ تو یہودی نے میرے آقا کے گلے میں بھی ڈالی تھی۔ دیکھئے مولانا نے اب بھی قرآنی آیت پڑھی نہیں کی نہ کوئی حدیث پیش کی ہے۔ حدیث متواتر ہے البینۃ علی المدعی۔[1] کہ جو مدعی ہے دلیل اس کے ذمے ہے۔

یا تو یہ کہہ دے کہ میں حد کا مدعی نہیں ہوں یا پھر اٹھ کر حدیث بیان کر، پھر اس بات کو واضح نہیں کیا۔ حد نہ ہونے کا یہ معنی نہیں ہے کہ زنا نہیں ہے، جیسے شراب پینے پر حربی پر حد نہیں ہے۔ میں مولانا سے پوچھتا ہوں کہ پیشاب پینے پر کتنے کوڑے حد ہے؟۔ حدیث دکھائیں۔ یہ نہیں دکھا سکتے۔ لیکن کیا پیشاب پینا جائز ہے؟۔ یا یہ حدیث دکھائے کہ پیشاب پینے پر حد ہے۔ یا یہ اعلان کرے کہ آج پیشاب پینا جائز ہو گیا ہے۔ یہ مجھے حدیث پڑھ کر سنائے کہ خنزیر کھانے پر اتنی حد ہے۔ اور اگر نہ پڑھ کر سنائے تو اعلان کر دے کہ خنزیر کھانا جائز ہے۔ تم اعلان کرو کہ اس کی حد کی حدیث نہیں ملی۔ اس لئے اس کا جواز ہو گیا۔ نذر لغیر اللہ حرام ہے اس کے کھانے پر کتنے کوڑے حد ہے۔ ذرا قرآن کی آیت یا حدیث پڑھ کر بتائیں۔

لیکن اس کو قرآن کیسے آئے جو نبی ﷺ کے گستاخ، نبی کے صحابہ رضی اللہ عنہم کے گستاخ ہوں،

---

(۱)۔ نووی ص ۷۴ ج ۲

انہیں قرآن کیسے آسکتا ہے۔ دیکھئے میں اپ کے مولوی کی نصیحت آپ کو سنا دیتا ہوں۔

مولوی عبدالجبار غزنوی فرماتے ہیں۔

اہل ایمان کو جاننا چاہئے کہ گمراہی کے دواصول ہوتے ہیں۔ ایک یہ کہ بڑوں کی محبت سے گمراہ ہوا ایک یہ کہ بڑوں کی گستاخی سے گمراہ ہو۔ جو محبت میں گمراہ ہے اس کو تو کبھی ہدایت مل سکتی ہے۔ کیونکہ محبت کا ایک درجہ جائز بھی ہے اور جو گستاخی کی وجہ سے گمراہ ہے اس کو ہدایت نہیں ملتی کیونکہ بڑوں کی گستاخی کا کوئی درجہ جائز نہیں ہے۔ اور اب اپنے مولوی کی بات نہیں کہتا ہے۔ ہمارا مولوی ثناءاللہ دوسری قسم کے گستاخوں میں شامل ہے۔ اور اسی لئے یہ شخص واجب القتل ہے۔

میں مولوی صاحب سے کہتا ہوں کہ گستاخی کرنے والے کبھی کامیاب نہیں ہوتے۔ علامہ ...ی نے فقہ حنفی نہیں چھوڑی، مجدد الف ثانی نے نہیں چھوڑی، شاہ ولی اللہؒ نے اس سے توبہ نہیں لی۔ تو کہتا ہے اس سے توبہ کر جاؤ، میں عرض کر رہا ہوں کہ میں نے ایک قول پیش کیا۔

والحق وجوب الحد كالمستاجرة للخدمة.

اس نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا۔ میں نے پیش کیا کہ ان دونوں کو قید کیا جائے، سخت سزا دی جائے گی۔ اس نے اس کا بھی کوئی جواب نہیں دیا۔ عجیب بات ہے کہ نہ قرآن کی آیت آئے، نہ نبی ﷺ کی حدیث آئے، اور نہ امتی کی کسی بات کا جواب آئے۔

اس نے بڑے فخر سے کہا تھا کہ مدینے پاک میں مزار اقدس ہے۔ میں نے بتایا تھا کہ الحمد للہ ہم مقلدین کی وجہ سے مزار شریف وہاں محفوظ ہے۔ تمہاری حکومت اگر آ جائے تو تم اسے گرا کر برابر کرو گے۔ اس کا بھی اس نے کوئی جواب نہیں دیا۔

میں نے پوچھا تھا کہ صحابہؓ کے بارے میں جو تم نے کہا ہے کہ مشت زنی کیا کرتے تھے ... ان صحابہ کے نام مجھے بتاؤ وہ مدینے والے تھے کہ مکہ والے۔ لیکن یہ اس کا جواب بھی نہ دے

سکا۔

میں نے مولوی شمشاد سلفی سے کہا تھا کہ جو عبارتیں آپ نے پیش کیں ہیں ان کو پڑھ ا
ترجمہ کردیں کیونکہ یہ عبارتیں آدھی آدھی پیش کررہے ہیں، مولوی شمشاد سلفی صاحب کا استاد بھی
اسی طرح کیا کرتا تھا (مراد فضل میں استاد) کہتا تھا قرآن میں ہے لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ یہ
بات قرآن میں ہے، وہ کہتا میں چیلنج کرتا ہوں کہ یہ عبارت قرآن میں ہے۔ میں قرآن سے نکال
کر دکھا دوں گا۔ میں کہتا ہوں کہ جس طرح اس کا استاد یہ تو ثابت کر سکتا تھا ا
لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ قرآن میں ہے یا نہیں۔ جس طرح وہ لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ پڑھتا تھا
اور وَأَنْتُمْ سُكٰرٰى نہیں پڑھتا تھا اس طرح آپ بھی فقہ کی عبارتیں پوری نہیں پڑھتے۔

اگر آپ میں جرأت ہے یہ کوئی تحریری مناظرہ نہیں کہ آپ بھاگنے کے لئے کہ رہ
ہیں۔ کہ جب تک تحریر کر کے نہ دے اس وقت تک اپنا پیش کیا ہوا اعتراض پیش کرنے کے لئے
تیار نہیں ہوں۔ سامنے درمختار رکھی ہے اسے تو یہ بھی معلوم نہیں کہ رہا ہے درمختار وہ کتاب ہے ج
شامی شریف کہتے ہیں (حالانکہ شامی درمختار کی شرح ہے) اگر وہ سمجھتا ہے کہ اس نے حوالہ صحیح نقل
کیا ہے۔ تو اس کا حق یہ ہے کہ پوری عبارت پڑھ کر اس کا ترجمہ کردیں۔ الٹا آپ کہ رہے ہیں ا
تم ترجمہ کرو۔ جب تک آپ پورا اعتراض پڑھ کر اس کا ترجمہ نہیں کرتے اس کا جواب میرے
ذمے کیسے ہے۔

میں نے کہا تھا کہ تو نے اللہ کے نبی ﷺ کے مقابلے میں سفیان کی بات مان لی ہے۔ اب
یہ کہہ دو کہ ہم اس صحابی کو اللہ کے نبی ﷺ کے مقابلے میں ترجیح دیتے ہیں۔

آپ کا تو صحابہ ؓ کے بارے میں یہ عقیدہ لکھا ہے کہ معاذ اللہ صحابہ مشت زنی کیا کر لا
تھے۔

(عرف الجادی ص ۲۰۷ ن ۱۲)

کہتے ہیں کہ قرآن وحدیث آج نہ ان کو قرآن آرہا ہے نہ حدیث۔ اور کہہ رہا ہے کہ گتوں میں قرآن بعد میں لکھا گیا حدیث میں ہے کہ وہ لوگ پتوں پر اللہ کا قرآن لکھتے تھے، پتھروں پر لکھتے تھے۔

میں مولوی شمشاد سلفی صاحب سے بار بار کہہ رہا ہوں کہ خدا کے لئے ہمیں قرآن وحدیث سے نماز کی شرطیں نکال کر دکھا دے، ہمیں قرآن وحدیث سے نماز کے فرائض نکال دے جاتا ہمیں قرآن وحدیث سے نماز کے واجبات نکال کر دے جاتا۔ ہمیں قرآن وحدیث سے نماز کے مکروہات نکال کر دے جاتا۔ ہمیں قرآن وحدیث سے نماز کے مفسدات نکال کر دکھا جاتا۔

لیکن آج حنفیوں نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ اللہ تعالی نے مولوی شمشاد سلفی کو یہ توفیق نہیں دی کہ اس کی کتاب اس کی زبان پر جاری ہو۔ اور یہ قرآن کی کسی آیت سے اپنی نماز کا مسئلہ ثابت کر دے۔ آج حنفیوں نے یہ ثابت کر دیا کہ اللہ تعالی نے مولوی شمشاد سلفی کو یہ توفیق نہیں دی کہ اللہ کے نبی ﷺ کی صحیح حدیث مولوی شمشاد سلفی کی زبان پر جاری ہو۔ اور آپ کے سامنے مان گیا کہ میرا نام اہل حدیث ہے جو نہ قرآن میں ہے نہ حدیث میں۔

کہتا ہے کہ صحابی سے ثابت کر دوں اور میں نے کہا تھا کہ اس کی سند بھی صحیح نہیں ہے۔ میں نے مولوی شمشاد سلفی صاحب سے کہا تھا کہ نماز میں درود کے بعد آپ دعا جو پڑھتے ہیں یہ آپ کے ہاں فرض ہے، واجب ہے یا سنت ہے۔ اور فرض کسے کہتے ہیں، واجب کسے کہتے ہیں، اور سنت کسے کہتے ہیں۔

سنئے! میرا چیلنج ہے مولوی شمشاد سلفی کو، یہ فرض کی تعریف اللہ کے نبی ﷺ کی کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں کر سکتا۔ یہ واجب کی تعریف اللہ کے نبی ﷺ کی کسی صحیح حدیث سے نہیں دکھا سکتا۔ یہ سنت مؤکدہ کی تعریف اللہ کے نبی ﷺ کی کسی صحیح حدیث سے نہیں دکھا سکتا، کہ سنت مؤکدہ کسے کہتے ہیں۔ یہ نفل کی تعریف قرآن پاک یا اللہ کے نبی ﷺ کی کسی حدیث سے نہیں دکھا سکتا۔ یہ مکروہ کی تعریف کتاب وسنت سے نہیں دکھا سکتا، یہ حرام کی تعریف کتاب وسنت سے نہیں

دکھا سکتا۔

جس کو فرض کی تعریف نہ آتی ہو اس کو نماز کے فرائض کا کیا پتا ہوا۔ جسے واجب کی تعریف نہ آتی ہو اسے نماز کے واجبات کا کیا پتا۔ جسے سنت مؤکدہ کی تعریف نہ آتی ہو اسے نماز کی سنتوں کا کیا علم ہوگا، جسے حرام کی تعریف ہی نہیں آتی اسے کیا پتا کہ نماز میں کتنی باتیں مکروہ ہوتی ہیں، کتنی حرام۔

اگر کوئی شخص نماز میں درود نہ پڑھے اس کی نماز ہو جائے گی یا نہیں۔ اگر کوئی شخص ... کے بعد دعا نہ پڑھے تو اس کی نماز ہو جائے گی یا نہیں؟۔ اگر نماز ہو جائے گی، تو اللہ کے نبی ﷺ کی ایک صحیح حدیث مجھے دکھا دیں کہ اس کی نماز ہو جائے گی۔ اگر آپ کا مذہب یہ ہے کہ اس کی نماز نہیں ہوگی تو نبی ﷺ کی ایک حدیث دکھا دیں کہ اس کی نماز نہیں ہوگی۔

اور میں یہ پوچھتا ہوں کہ اگر کوئی بھول کر دعا درود سے پہلے پڑھ لے تو اس کی نماز ہو جائے گی یا نہیں؟۔ اگر ہو جائے گی تو مجھے حدیث دکھا دیں کہ درود سے پہلے دعا پڑھنے سے آدمی کی نماز ہو جاتی ہے۔ اگر نہیں ہوتی تو مجھے اللہ کے نبی ﷺ کی ایک حدیث سنا دے کہ جو آدمی کر درود سے پہلے دعا پڑھ لے اس کی نماز نہیں ہوتی۔ اور اگر آپ کا یہ مذہب ہے کہ اگر بھول کر درود سے پہلے دعا پڑھ لی تو سجدہ سہو واجب ہوگا۔ تو مجھے اللہ کے نبی ﷺ کی وہ حدیث دکھا دیں کہ جس میں ہو کہ اس پر سجدہ سہو واجب ہو جائے گا۔ اگر نہیں ہوتا تو مجھے ایک حدیث سنا دیں۔

اور مجھے یہ بھی سمجھا دیں کہ اس دعا کو بلند آواز سے پڑھنا سنت ہے یا آہستہ آواز سے۔ اگر بلند آواز سے پڑھنا سنت ہے تو خدا کے لئے اللہ کے نبی ﷺ کی صرف ایک حدیث کہ نمازی اس کو بلند آواز سے پڑھے۔ اور اگر آپ کے ہاں یہ دعا آہستہ آواز سے پڑھنا سنت ہے تو خدا کے لئے صرف ایک حدیث دکھا دیں کہ یہ دعا ہر نمازی کے لئے آہستہ آواز سے پڑھنا ... ہے۔

ورنہ یہ لوگ جان چکے ہیں کہ حضرت محمد ﷺ سے آپ لوگوں کا کوئی تعلق نہیں۔

لئے اللہ کے پیغمبر ﷺ کی حدیث آپ کی زبان پر نہیں آ رہی ہے۔ اور قیامت تک آپ ایسی حدیث نہیں لا سکیں گے۔

میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ نماز کا سلام آپ کے نزدیک فرض ہے، واجب ہے یا سنت ہے۔ میں دنیا کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ غیر مقلدین کے بڑے سے بڑے مناظر کو فرض کی تعریف بھی نہیں آتی، کہ وہ فرض کی تعریف رسول اللہ ﷺ کی حدیث ثابت کر دے۔ اس کو واجب کی تعریف بھی نہیں آتی، اس کو سنت کی تعریف بھی نہیں آتی۔ یہ حدیث سے قیامت تک مولوی شمشاد سلفی پیش نہیں کر سکتا اور نہ دنیا میں کوئی اور غیر مقلد پیش کر سکتا ہے۔

نماز میں السلام علیکم ورحمۃ اللہ بلند آواز سے کہنا سنت ہے یا آہستہ آواز سے۔ آپ کا امام بلند آواز سے کہتا ہے آپ کا مقتدی آہستہ آواز سے کہتا ہے۔ آپ کسی ایک حدیث میں دکھا دیں کہ امام کے لئے بلند آواز سے السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہنا سنت ہے اور مقتدی کے لئے آہستہ آواز سے کہنا سنت ہے۔ میں پوری جرأت سے کہتا ہوں جیسے پورے پاکستان میں میں نے غیر مقلدین کو یہ چیلنج دے رکھا ہے کوئی غیر مقلد قیامت تک قطعاً کوئی ایسی حدیث پیش نہیں کر سکتا۔

مولوی شمشاد سلفی۔

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم. اما بعد.

دیکھئے حضرات میں نے پہلے آپ سے کہا تھا کہ سوال میرے ہیں، جواب میرے ماسٹر امین صاحب نے دینے تھے۔ لیکن انہوں نے میرے سوالات کا جواب نہیں دیا۔ آپ نے ان کی باتوں کو سنا جو اس موضوع سے متعلق نہیں تھیں۔ یا تو یہ تھا کہ میرے سوالات کے جوابات دیتے یا پھر میرے اوپر سوالات کرتے۔ لیکن اس کے باوجود آپ دوستوں نے ماسٹر امین صاحب کی لایعنی گفتگو کو برداشت کیا اس سے آپ کی وسعت ظرفی واضح ہے۔

آپ کو چاہئے تھا کہ آپ میرے سوالات کے جوابات لیتے۔ لیکن آپ نے نہ لیا نہ معلوم

اس کا کیا مطلب ہے؟۔ لیکن جب ماسٹر امین صاحب نے کہا کہ اس کو کہے کہ عبارتیں پڑھ کر سنائے بتائیں میں نے کونسی بری بات کی یا کون سی ایسی بات کی جس سے فراڈ کی بوآتی ہو۔ نعوذ باللہ استغفر اللہ. مناظرہ یہیں پر ختم ہو جاتا ہے۔ میں حنفیوں کی ہر وہ کتاب جس کو ماسٹر امین صاحب کہیں میں پڑھ کر سنانے کے لئے تیار ہوں۔

آج الحمدللہ میں نے پوری حنفیت پر نظر تازی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ آج خوفزدہ ہیں۔ ساری دنیا جانتی ہے کہ آج حنفیت دم دبائے ہوئے کونے کا رخ کئے ہوئے ہے۔ اور وہ دن دور نہیں کہ جس دن حنفیت اس ملک سے بھاگے گی، اور کونے والے ان کو جگہ نہیں دیں گے اور پھر یہ وہاں جائیں گے جنہوں نے ان کا خمیر اٹھایا تھا۔

میں بتاؤں گا کہ کن لوگوں نے حنفیت پیدا کی۔ میں کہتا ہوں کہ دنیا کے تمام حنفی دنیا کے تمام دیوبندی میرے سوالات کے آج تک جواب نہیں دے سکے۔ اور قیامت تک اللہ کی مہربانی سے نہیں دے سکیں گے۔

میں نے آپ سے سوال کیا میرا سوال اپنی جگہ پر موجود ہے۔ آپ قرآن پاک کی ایک آیت پیش نہیں کر سکے۔ حدیث پیش کریں کہ عورت کی شرمگاہ شہوت سے دیکھنے سے نماز نہیں ٹوٹتی۔ یہ آپ کی کتاب میں تھا اس کا حوالہ اس کا ثبوت آپ کے ذمے تھا نہ کہ میرے ذمے۔ ذرا بتائیں کہ کون سی حدیث ہے۔ قرآن کے ساتھ تو ان کا تعلق نہیں۔ وجہ تعلق نہ ہونے کی یہ ہے کہ انہوں نے یہ لکھا ہے کہ سورۃ فاتحہ کو پیشاب کے ساتھ لکھنا جائز ہے۔ اگر نکسیر پھوٹ پڑے تو وہ سورۃ فاتحہ اس سے لکھ کر اپنا علاج کر سکتا ہے۔ اس کے لئے جائز ہے۔

یہ آپ کی کتاب ہے ایضاح الادلہ اس میں ان کے ایک بزرگ نے ایک آیت صفحہ ۹۷ پر بڑھائی ہے۔ اس سے یہ آیت نکال کر ماسٹر امین صاحب مجھے دکھا دے ماسٹر امین صاحب کے حواری دکھا دیں، ان کے ساتھی دکھا دیں، وہ لوگ دکھا دیں جو کہتے ہیں کہ حنفیت آج لاہور میں دم توڑ رہی ہے۔ ماسٹر امین صاحب آیئے اور حنفیت کی وکالت کیجئے۔ لیکن ماسٹر امین

اللہ کی مہربانی سے سلفی کے سامنے اسی طرح بے بس ہے جس طرح قصائی کے سامنے گائے بے بس ہوا کرتی ہے۔

اگر آپ میں جرأت ہے آپ میرے سوالات کا جواب دیں اور کہیں کہ یہ ان کا جواب ہے۔ یہ حدیث ہے کیونکہ قرآن سے تو آپ دے نہیں سکتے۔ قرآن کی یہ آیت بڑھائی گئی اور کتاب میں اس کا اردو ترجمہ اور تشریح باقاعدہ موجود ہے۔ اگر قرآن بڑھانے کا اتنا ہی شوق تھا تو پھر کچھ اور آیات حنفیت کی مدح میں بڑھا لیتے۔ حنفیت کی تائید میں۔ مثلاً جو مسائل میں نے پیش کئے ہیں ان کی تائید میں کچھ آیتیں گھڑ کر لکھ لیتے تاکہ لوگ یہ کہتے کہ جیسا کیسا بھی ہے انہوں نے قرآن سے دلیل تو پیش کی ہے۔

یہ ایضاح الادلہ کی وہ آیت قرآن پاک کے تیس پاروں سے ثابت کر دیں۔ یہ اب بھاگنا چاہتے ہیں میں نے چور دروازے بند کئے ہوئے ہیں۔ آپ کے ساتھ نارنگ میں بھی یہی ہوا تھا۔ ہم نے دروازے بند کر کے آپ کو اس وقت نہیں جانے دیا تھا جب تک آپ نے ہماری بات کو صحیح تسلیم نہیں کر لیا تھا۔ میں اس وقت تک تمہیں اٹھنے نہ دوں گا جب تک تم یہ فیصلہ نہ کر لو کہ جو کچھ تمہاری کتابوں میں لکھا ہوا ہے وہ غلط ہے۔ صحیح صرف اللہ کی کتاب ہے اور حضرت محمد ﷺ کی حدیث ہے۔ یا آپ قرآن و حدیث کو تسلیم کر دو گے یا پھر فقہ کو چھوڑ جاؤ گے۔ جو اتہام جو اوہام آپ نے اپنی طرف سے ایجاد کئے ہیں ان کا ثبوت آپ ہم سے مانگتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ آپ فلاں چیز کا ثبوت دیں۔ میں آپ سے سوال کرتا ہوں کہ آپ نماز کے فرائض، نماز کے واجبات، نماز کی سنتیں، نماز کے مستحبات اور اسی طرح جو ایک لمبا کورس آپ نے بنا رکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ نماز کے جتنے فرائض لکھے گئے ہیں وہ یہ قرآن و حدیث سے دکھائیں۔ اگر قرآن میں نہ ملے تو وہ یہ کہیں گے کہ یہ قرآن میں نہیں، حدیث میں نہیں، تو اجماع امت سے ثابت کریں، قیاس سے ثابت کریں گے۔ کہ اس سے پہلے جو ادلہ ہیں ان کے بارے میں کہیں کہ ان میں نہیں ملتے۔ ان میں ملتے ہیں۔

اگر آپ امام ابو حنیفہؒ کے پکے مقلد ہیں، اگر آپ صحیح حنفی ہیں تو آپ کی فقہ کی کتابوں میں جو نماز کے فرائض لکھے ہوئے ہیں اور نماز کے جو واجبات لکھے ہوئے ہیں ان کو آپ قرآن، حدیث سے ثابت کر کے دکھائیں کہ فلاں جگہ یہ لکھا ہے کہ نماز کے اتنے فرائض ہیں۔ کسی آیت یا حدیث سے دکھا دیں۔

جو بات آپ ثابت نہیں کر سکتے وہ ہم پر اعتراض کیوں۔ ہم نے یہ بوجھ نہیں ڈالا یہ تمہاری خرافات ہیں، کیا ہم تمہاری خرافات کا جواب دیں۔ ہم تمہارا بوجھ اٹھائیں۔ آخر اس عیاری کا دنیا میں کسی کو کوئی علم نہیں۔ جو خرافات آپ نے ایجاد کیں، ہمیں کہتے ہو کہ اس کی دلیل دو۔

دلیل تمہارے پاس ہونی چاہئے تھی تم نے یہ خرافات ایجاد کیں۔ آج ان خرافات کا جواب آپ ہم سے مانگتے ہیں۔ اگر آپ کے پاس ان باتوں کا جواب نہیں تھا تو قبول کیوں کیا۔ چاہئے تو مجھے تھا کہ میں کہوں ان باتوں کا ثبوت دیں۔ الٹا آپ مجھ سے کہتے ہیں کہ آپ ان باتوں کا ثبوت دیں۔ ہم بات کو الجھانے نہیں بلکہ حق بات کو واضح کرنے کے لئے آئے ہیں۔

مولانا محمد امین صفدر صاحب۔

الحمدللہ وکفٰی والصلوٰۃ والسلام علی عبادہ الذین اصطفٰی امابعد.

شمشاد صاحب کہتے ہیں جہاں سے سن لو میں بڑا عربی دان ہوں، اردو تو تمہیں آتی نہیں ہے، علامہ وحدی کہتے ہو علامہ وحیدی کو جسے اردو نہ آتی ہو اور وہ لاہور میں رہے وہ روئے اپنی قسمت کو۔ میں تو کہتا ہوں کہ میرے پاس دوسری جماعت میں داخلہ لینے کے لئے آجائے۔

دیکھئے میں نے کہا تھا شمشاد کو فرض کی تعریف نہیں آتی، واجب کی تعریف نہیں آتی، سنت کی تعریف نہیں آتی۔ اس کا جواب اس نے نہیں دیا؟۔ لائے تو اس کو اس لئے تھے کہ یہ آج نماز ثابت کرے گا۔

اس نے آپ کے سامنے مان لیا کہ نماز کی شرائط خرافات ہیں۔ نماز کے فرائض خرافات ہیں۔ نماز کے واجبات خرافات ہیں۔ نماز کے مستحبات خرافات ہیں۔ نماز کی سنتیں خرافات ہیں۔ نماز کے مکروہات بیان کرنا خرافات ہیں۔

بخاری سے ثابت کرو کہ اس نے کہا ہو کہ نماز کے واجبات خرافات ہیں۔ بخاری تو باب باندھتا ہے باب فی وجوب التکبیر تکبیر تحریمہ کے واجب ہونے کا باب۔ کہو کہ یہ بخاری کی خرافات ہیں، دیکھیں ایک بات تو یہ ثابت ہوگئی کہ نماز ان کو نہیں آتی اور نماز کے مسائل کو خرافات کہا جا رہا ہے۔ مجھے کہتے ہیں کہ میں تم سے فقہ حنفی چھڑا دوں گا تم نے تو بھری مجلس میں کہہ دیا ہے کہ ہماری کوئی کتاب نہیں ہے۔ کہ میں صدیق حسن کو نہیں مانتا اپنے مذہب کی ساری کتابوں کا انکار کر دیا ہے۔ بخاری میں کہیں وجوب کا لفظ ہے، کہیں سنت کا لفظ ہے، کیا یہ سارے خرافات ہیں۔

تم یہ اعلان کرو کہ جن محدثین نے احکام کے ابواب باندھے ہیں وہ سارے خرافات ہیں۔ معاذ اللہ زبان اٹکی۔ اب یہ بھاگنے کی سوچ رہا ہے۔ آپ یہ بتائیں کہ یہ پوچھنا کہ نماز میں تکبیر اونچی کہنی ہے یا آہستہ؟۔ کیا یہ پوچھنا خرافات؟۔ ہے اور میں یہ بھی آپ کو کہتا ہوں کہ جو بڑے دعوے سے کہتا تھا کہ فقہ حنفی یہاں سے بھاگے گی اور انہیں کوفے میں بھی پناہ نہیں ملے گی۔

تم فتاویٰ ثنائیہ اٹھاؤ۔ ثناء اللہ فقہ حنفی کے حوالے دینے کا محتاج ہے۔ نذیر حسین دہلوی فتاویٰ نذیریہ میں فقہ حنفی کے حوالے دینے کا محتاج ہے۔ فتاویٰ علمائے حدیث اٹھاؤ اس میں سے بھی میں فقہ حنفی کے حوالے دکھاتا ہوں۔ تم رات دن اس کے محتاج ہو امرتسر اور روپڑ والے اس کے محتاج ہوں۔ محمد جونا گڑھی اسے گالیاں بھی دے اور رات دن اس کے فتوے بھی دے۔ آپ کا کون سا دارالافتاء ایسا ہے جس میں شامی نہ رکھی ہوئی ہو، جہاں عالمگیری موجود نہ ہو۔

دیکھیں یہ نماز کا ایک مسئلہ بھی ثابت نہ کر سکا اور آخر میں یہ کہ کر جان چھڑائی کہ یہ فرائض، واجبات خرافات ہیں۔ غیر مقلدین سن لیں آج کے بعد صحاح ستہ کا نام نہ لیں، بلوغ المرام کا نام نہ لیں۔ وہاں وجوب اور سنیت کے ابواب موجود ہیں۔ بخاری میں ہے باب ایجاب التکبیر

کیا یہ خرافات ہیں۔

الحمد للہ لاہور کے اس مناظرے میں لامذہبیت آج اس طرح ننگی ہو گئی ہے کہ نہ قرآن ان کا، نہ حدیث ان کی، نہ فقہ ان کی، نہ ہی ان کی اپنی کتابیں ان کی، اتنے بڑے جہاں میں۔ تو بہرحال انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ آپ کے فرائض کیا ہیں۔ ہمارے فرائض تو تعلیم الاسلام میں بھی درج ہیں۔

میں مولوی شمشاد سلفی سے پوچھتا ہوں کہ محدثین نے جو احکام کے ابواب باندھے ہیں انہیں یہ خرافات کہے گا یا قرآن و حدیث سے ثابت کرے گا۔ میرے ہاتھ میں ابن حجر عسقلانی کی کتاب موجود ہے، اس کی ایک ایک اصطلاح کو شمشاد قرآن یا حدیث سے ثابت کرے۔ لغت کی ساری اصطلاحیں، صرف ونحو کی ساری اصطلاحیں کیا مولوی شمشاد قرآن و حدیث سے ثابت کر سکتا ہے؟۔ آؤ یا کہو کہ ساری لغت خرافات ہے۔ تاکہ سب کو چھوڑا جائے، سارا اصول تفسیر بھی خرافات ہے، سارا اصول حدیث بھی خرافات ہے، صرف ونحو بھی سارے خرافات ہیں۔

الحمد للہ لاہور کا یہ مناظرہ کتنا فیصلہ کن ثابت ہو رہا ہے کہ قیامت تک کے لئے یہ فیصلہ ہو چکا ہے کہ لامذہب فرض کی تعریف نہیں جانتا، واجب کی تعریف نہیں جانتا، سنت کی تعریف نہیں جانتا۔ اللہ کے نبی ﷺ فرماتے ہیں کہ قیامت کے روز سب سے پہلے فرائض کا حساب ہوگا اگر ان میں کمی رہ گئی تو تو نوافل سے پوری کر دی جائے گی۔ اب کہو کہ اللہ کے نبی ﷺ نے معاذ اللہ خرافات کا ذکر کیا ہے۔

جو مذہب تم کو محمد جونا گڑھی نے دیا ہے اس مذہب پر رہ کر تم نہ خدا کو مان سکتے ہو نہ کسی مجتہد کو مان سکتے ہو۔ تمہارے پاس تو کوئی چیز رہ ہی نہیں گئی۔ کوئی غیر مقلد بھی آج مولوی شمشاد سلفی سے نہیں کہہ رہا کہ مولوی شمشاد صاحب ماسٹر امین جب یہ کہے گا غیر مقلدین ایک فرض کی تعریف بھی نہیں دکھا سکے تو ہم منہ چھپا کر لاہور سے کیسے جائیں گے۔ یہ تو پنڈی چلا جائے گا ہمارے لئے خدا کے لئے لاہور میں کوئی تہ خانہ بنا دیں جہاں غیر مقلدیت کو چھپایا جا سکے۔

جو اپنی پانچ وقت کی نماز ثابت نہیں کر سکتے۔ کیا نماز کا مسئلہ پوچھنا پراپیگنڈہ ہے۔ میرا چیلنج ہے کہ شمشاد کے پاس ایک بھی کتاب نہیں ہے جس میں اس کی نماز کا طریقہ موجود ہو، جس میں اس کی نماز کے مکمل احکام موجود ہوں۔ میں نے جتنے احکام پوچھے آپ کے سامنے ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے ایک قرآن کی آیت پڑھنے کی اسے توفیق نہیں ہوئی۔ ایک حدیث پڑھنے کی خدا تعالیٰ نے اس کو توفیق نہیں دی اور نہ اس کی زبان پر آ سکتی ہے جو آئمہ کا بغض دل میں رکھتا ہو اور فقہ کی کتابوں کو ایسی فقہ جس کو اللہ کے نبی ﷺ

من یرد اللہ بہ خیراً یفقہ فی الدین.

فرماتے ہوں یہ اس کو خرافات کہتا ہو۔ کیا اللہ تعالیٰ اس کو توفیق دیں گے کہ یہ قرآن کی آیت پڑھے یا نبی پاک ﷺ کی حدیث پڑھے۔ بہر حال آپ کے سامنے سورج کی طرح واضح ہو گیا کہ مسائل بتانے تو کجا شمشاد کو تو فرض کی تعریف بھی نہیں آتی، اور اس کو خرافات کہ کر جان چھڑاتا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ یہ اصول حدیث کو بھی خرافات کہ کر جان چھڑائے یا مجھے وہ ساری اصطلاحات قرآن و حدیث سے دکھائے۔ اصول تفسیر کی ساری اصطلاحات کو قرآن و حدیث سے دکھائے یا ان کو خرافات کہ کر جان چھڑائے۔

اپنے سارے مولویوں کو چھوڑ چکا، مگر پھر بھی قرآن کی ایک آیت پڑھنا بھی قسمت میں نہیں ہے۔ ایک آیت پڑھی تھی میں نے اس کی تشریح پوچھ لی پھر پورے مناظرے میں کسی آیت سے یا کسی حدیث سے چہرے کی حد ہی متعین کر کے بتادے۔ مجھے فرض اور نفل کا فرق ہی بیان کر دے۔

مولوی شمشاد سلفی۔

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم. اما بعد.

حضرات آپ نے دیکھا کہ میں نے حنفیوں کی عبارتیں پیش کیں، قرآن میں اضافے کی بات پیش کی۔ اور میں نے یہ ثابت کیا تھا کہ حنفیوں کا تعلق چونکہ قرآن سے نہیں ہے، اور ما ظر

امین صاحب نے خود یہ قبول کرلیا کہ ہماری فقہ میں جو مسائل لکھے ہیں ان کی دلیل قرآن پاک سے ہم نہیں دے سکتے۔ جب ہے ہی نہیں تو کہاں سے دیں۔

پھر یہ کہا کہ اسے اردو نہیں آتی۔ حافظ عبداللہ روپڑی نے ایک کتاب لکھی الکتاب المستفاد دیوبندیوں کے سب سے بڑے مولوی انور شاہ کشمیری کی غلطیوں کی اس میں نشاندہی کی۔ آج تک اگر کسی حنفی کو یہ توفیق نصیب ہوئی ہو کہ حضرت حافظ عبداللہ روپڑی کی کتاب کا جواب دیا ہو۔ آج تک نہیں آیا قیامت تک نہیں آئے گا۔

مجھے آپ حضرات یہ بتائیں کہ کیا مجھے ماسٹر امین صاحب نے ان سوالات کے جواب دے دئے ہیں۔ میں دانستہ کچھ تلخ باتوں کو چھوڑ جاتا ہوں تاکہ تلخی نہ ہو۔ میں کوشش کرتا ہوں کہ لوگوں کو حق مسئلہ سمجھ آجائے۔ میرا کوئی مقصد نہیں میرا کوئی منشاء نہیں ہم ہمیشہ حق کے لئے لوگوں کے سامنے آتے ہیں۔ ہم کوشش کرتے ہیں کہ اگر کوئی شخص ہم سے زیادتی بھی کردے ہم اس کو صبر وتحمل سے ٹال دیں۔ میری یہ کوشش ہوتی ہے جس سے ماسٹر امین یہ سمجھ لیتا ہے کہ یہ ہماری باتوں کا جواب نہیں دے سکتا۔

ماسٹر امین صاحب آپ یہ توقع ہم سے بالکل نہ رکھو۔ میں بالکل آپ کے ساتھ وہی سلوک کروں گا جو کرتا رہا ہوں۔ جو اچھے بامروت اور بااخلاق لوگ کرتے ہیں۔ میرے سے آپ کسی بداخلاقی کی توقع مت رکھیں۔ میں آپ کی بداخلاقی کا جواب اس طرح نہیں دوں گا۔ اس لئے کہ میرا مقصد ہے اللہ کے نبی ﷺ کے دین کی ترویج کرنا۔ اللہ کے رسول ﷺ کے دین کی تبلیغ کرنا۔ اللہ کے رسول ﷺ کا دین لوگوں کے سامنے پیش کرنا۔ میرے سوالات کے جوابات آخر آپ کیوں نہیں دیتے۔

دیکھئے جناب بات اس جگہ پر پہنچی تھی کہ ختم ہوجاتی۔ آپ نے میری اس بات کو (کہ مناظرہ ختم کرو) جان بوجھ کر نظر انداز کردیا۔ میرے سوالات آپ کو یاد ہیں اس لئے دہرانے کی ضرورت نہیں۔ ماسٹر امین نے کہا کہ آپ پڑھ کر سنائیں میں نے کہا کہ آپ لکھ کر دے دو میں

پڑھ کر سنا دیتا ہوں۔تو اس کے جواب کو بڑے اچھے طریقے سے گول کیا گیا۔

میں سمجھتا ہوں آپ اچھی طرح سمجھ چکے ہوں گے کہ حق کس طرف ہے۔ باقی رہا یہ کہ ماسٹر امین صاحب بار بار آپ لوگوں سے یہ سوال کر رہے ہیں آپ سے سوال کرنے والا تو میں ہوں۔ سائل میں ہوں پوچھ میں رہا ہوں۔ میں نے جو سوالات کئے آپ نے ان کے جوابات نہیں دیئے۔ میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ آپ کی فقہ کی کتابوں میں جو نماز کے فرائض لکھے ہیں نماز کے جو واجبات لکھے ہیں، نماز کے جو مستحبات لکھے ہیں، نماز کی جو سنتیں لکھی ہیں وہ کون سی قرآن کی آیت سے ثابت ہیں۔

اگر آپ یہ کہتے ہیں کہ میں نے خرافات کہا ہے۔ آپ قرآن سے ثابت کر کے کہیں، حدیث سے ثابت کر کے کہیں کہ انہوں نے ان چیزوں کو خرافات کہا ہے جو قرآن سے ثابت ہیں حدیث سے ثابت ہیں۔ پھر تو بات بنتی۔

(اس پر حضرت مسکرائے جو مولوی شمشاد سلفی صاحب کو ہضم نہ ہو سکا تو اس پر کہا)

آپ کو صرف ہنسا آتا ہے۔ اگر صرف ہنسا ہوتا تو آپ کسی تھیٹر یا میلے میں چلے جاتے۔ وہاں ہنسی کا مظاہرہ کیا کرتے تو بڑے پیسے ملتے۔ اللہ کے دین کو سامنے رکھ کر اللہ کے رسول ﷺ کی آڑ لے کر آپ ہنس ہنس کر لوگوں کو ٹالتے ہیں۔ آپ کس کے سامنے بیٹھے ہیں کس سے بات کر رہے ہیں۔ آپ کیسے بچ کر جا سکتے ہیں۔ آپ کن لوگوں کے سامنے گرج کر کہیں گے، ان لوگوں کے سامنے جن پر آپ کی بے بسی عیاں ہے۔

میں پھر کہتا ہوں کہ نماز کے فرض اور نماز کے واجبات جو حنفیوں نے لکھے ہیں آپ قرآن کی کسی آیت سے ثابت کریں۔ کیا کہیں گے کہ یہ ہنسا نمونہ پیش کیا تھا۔ بتاؤ کہاں ہے وہ آیت جو تمہارے ایک بہت بڑے مولوی نے لکھی ہے؟۔ اس کو کیسے دکھاؤ گے کون سے قرآن سے دکھاؤ گے۔ ایسے تو مرزے نے بھی نہیں کیا۔ حنفیوں کے نصیب میں یہ چیز تھی۔ حنفیوں کی قسمت میں اللہ نے یہ لکھا تھا کہ وہ اللہ کی کتاب میں اضافہ کریں گے۔ وہ اللہ کی کتاب کو پیشاب سے لکھنے کی

اجازت دیں گے۔ وہ اللہ کی کتاب سے مذاق کریں گے۔ (۱)

(۱)۔ یہ مذہب حنفی پر ایسا جھوٹ ہے کہ دنیا کی تاریخ میں کسی کافر نے بھی ایسا جھوٹ مذہب حنفی پر نہیں بولا۔ ہمارے نزدیک تو ناپاک آدمی اس کو چھو بھی نہیں سکتا۔ چنانچہ لکھا ہے کہ قرآن مجید اور پاروں کے پورے کاغذ کو چھونا مکروہ تحریمی ہے، خواہ اس موقع کو چھوئے ہاں آیت لکھی ہے یا اس موقع کو جو سادہ ہے۔

(بحرالرائق ص ۲۰۱)

جبکہ غیر مقلدین کے شیخ الاسلام مولانا امرتسری کا فتویٰ یہ ہے کہ بے وضو آدمی قرآن کو ہاتھ لگا سکتا ہے۔

(فتاویٰ ثنائیہ ج ۱ ص ۵۱۹)

اور ہمارے نزدیک قرآن و پاک کو گندی جگہ پر رکھ دینا ایسا کفر ہے جیسے بت کو سجدہ کرنا، یا معاذ اللہ کسی نبی کو شہید کر دینا۔ یہ ایسے کفر ہیں کہ ان کے ساتھ اقرار ایمان کا کوئی فائدہ نہیں۔

(شامی باب المرتد ص ۲۸۴ ج ۳)۔

باقی رہی یہ بات تو اس سے قبل یہ سمجھ لیں کہ ایک حالت اختیاری ہوتی ہے ایک حالت اضطراری ہوتی ہے۔ اور بسا اوقات کسی چیز کی حالت اضطراری میں گنجائش ہو جاتی ہے۔ جیسے قرآن پاک میں مردار، خنزیر اور خون کو حرام فرمایا گیا، اور پھر آگے۔

﴿فمن اضطر غیر باغ و لا عاد فلا اثم علیه ان الله غفور الرحیم﴾. (۲.۱۷۳)

اب اس آیت مبارکہ میں حالت اضطرار میں ان کو کھانے کی اجازت دے دی گئی ہے۔ اب اگر کوئی یہ شور مچائے کہ قرآن نے مردار خون اور خنزیر کو حلال کہا ہے، تو یہ قرآن پاک پر جھوٹ ہوگا۔

فتاویٰ عالمگیری میں لکھا ہوا ہے اگر کوئی شخص قرآن پاک کو حقیر سمجھ کر اس پر قدم رکھے پھر

اسی طرح کا جھوٹ شمشاد سلفی فقہ پر بول رہا ہے۔ اب پیشاب یا خون سے قرآن پاک لکھنا ہمارے نزدیک حالت اختیار میں حرام ہے، کفر ہے۔ جبکہ غیر مقلدین کے نزدیک خون بھی پاک ہے۔ ہر حلال جانور کا پیشاب یا پاخانہ بھی پاک ہے، منی بھی پاک ہے۔ اور پاک چیز سے قرآن لکھنا نہ تو قرآن کی کسی آیت میں منع ہے، نہ کسی حدیث میں۔

لہذا ان کے نزدیک تو حالت اضطرار تو کیا حالت اختیار میں بھی جائز ہوا، اور ہمارے ہاں منی، خون اور پیشاب نجس ہیں، اور نجس جگہ پر قرآن رکھنا ہمارے ہاں قطعی کفر ہیں۔ اس لئے موہوم کو مظنون اور متیقن پر قیاس کر کے ایسی حالت اضطرار میں بھی اس کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ جس حالت اضطرار میں شریعت حرام یا کفر کے ارتکاب کی اجازت دیتی ہو اور ظاہر مذہب حنفی یہی ہے۔

البتہ بعض نے موہوم کو متیقن اور مظنون پر قیاس کر کے حالت اضطرار میں ارتکاب حرام یا ارتکاب کفر کی اجازت دی ہے۔ وہ ظاہر مذہب کے خلاف ہے۔ جبکہ غیر مقلدین کے ہاں حالت اختیار میں بھی خون اور حلال جانوروں کے پیشاب سے قرآن لکھنا ہرگز ہرگز منع نہیں۔ اس لئے غیر مقلدوں کا احناف کے خلاف شور مچانا اس سے بھی بدتر جھوٹ ہے، کہ کوئی سکھ جس کے ہاں حالت اختیار میں بھی خنزیر کھانا حلال ہے مسلمانوں پر اعتراض کرے کہ تمہارے قرآن میں خنزیر کھانا حلال لکھا ہے۔ کوئی غیر مقلد بھی ہمارے آئمہ ثلاثہ اماا عظم ابو حنیفہؒ ، امام ابو یوسفؒ، امام محمدؒ، امام زفرؒ سے تا قیامت حالت اضطرار میں بھی حرام یا کفر کے ارتکاب کا جواز ثابت نہیں کر سکتا۔

تو وہ واقعی کافر ہو جائے گا، اور اگر حقیر سمجھ کر نہ رکھے تو پھر کافر نہیں ہوگا[1]۔

قرآن پاک پر تم پیر رکھو، قرآن پاک کو تم پیشاب سے لکھو، قرآن پاک پر تم اضافہ کرو، اور پھر بھی تم کہو کہ میں رات کو دندنا کے کہوں گا۔ رات کو تو مرزائی بھی تقریریں کرتے پھرتے ہیں منکرین حدیث بھی کرتے پھرتے ہیں، سکھ بھی کرتے پھرتے ہیں، یہودی دندنا رہے ہیں، عیسائی گرج رہے ہیں۔ تو پھر اگر اپنی کسی مسجد میں گرج لو گے تو اس سے کیا بنے گا۔

وہ آیت جو آپ نے بزرگ کے نام پر بڑھائی ہوئی ہے وہ تو ثابت نہیں ہوگی، قرآن پاک کو پیشاب کے ساتھ لکھنا تو ثابت نہیں ہوگا، اس پر قدم رکھنا تو ثابت نہیں ہوگا۔ ماسٹر امین صاحب آپ میں اگر جرأت ہے تو کہیں کہ دکھاؤ یہ مسئلہ کہاں لکھا ہوا ہے۔ اگر نہ دکھا سکوں تو ان دوستوں کے سامنے میری بے بسی ظاہر ہو جائے گی۔ آپ مجھ سے کوئی حوالہ پوچھتے کیوں نہیں؟ پوچھیں جناب تا کہ آپ کو پتا لگے کہ بات کیا ہے۔ تمہاری کتابیں ہیں تمہاری کتابوں سے ساری چیزیں پیش کی ہیں۔ آپ اس کا جواب دیں میرے سوال کا جواب پہلے دے دیں۔ پھر مجھ سے آپ اسی مجلس میں سوال کریں۔ میں قرآن سے بتاؤں گا حدیث سے بتاؤں گا۔ اور یہی ہمارا

(۱)۔۔شمشاد صاحب نے یہاں بھی دجل وفریب سے دھوکہ دینے کی کوشش کی ہے۔ مراد یہ ہے کہ اگر ایسا کوئی مسئلہ پیش آجاتا کہ کوئی شخص قرآن پاک کو حقیر سمجھے بغیر قدم رکھتا ہے تو اس کا حکم کیا ہے، تو ہمارے نزدیک یہ گناہ کبیرہ ہے کفر نہیں۔ البتہ ہم غیر مقلدین سے پوچھتے ہیں کہ آپ اس مسئلہ کو قرآن وحدیث سے غلط ثابت کر دیں، اور اس مسئلہ کا حل قرآن پاک کی کسی ایک آیت یا کسی ایک حدیث سے دکھادیں ہم فقہ کے اس مسئلہ کو چھوڑ دیں گے۔

نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار ان سے

یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

مذہب ہے۔

آپ یہ کہتے ہیں کہ اپنے فلانے مولوی کو چھوڑ دیں، فلانے کو چھوڑ دیں۔ میں آج بھی کہتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ کے علاوہ اس دنیا میں ہر شخص سے غلطی ہو سکتی ہے۔ بتائیے یہ عقیدہ درست ہے یا غلط ہے؟۔ اگر غلطی کسی سے نہیں ہو سکتی تو وہ محمد ﷺ کی ذات گرامی ہیں باقی ہر آدمی سے غلطی ہو سکتی ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ مولوی چھوڑ گئے۔ کہاں مولوی چھوڑ گئے۔ چھوڑ تم گئے ہو جو آج اپنی فقہ کا ثبوت پیش نہیں کر رہے ہو۔

آپ حنفیت کے نام پر روٹیاں کھا رہے ہیں آپ حنفیت کے نام پر پیسے بٹور رہے ہیں۔ اگر آپ حنفیت کا ثبوت پیش کرتے پھر تو ہم کہتے کہ واقعی یہ بڑے پکے حنفی ہیں۔ سبحان اللہ کیا کہنا حنفیوں کا کہیں آپ کی بے بسی کا عالم یہ ہے کہ میں نے ایک سوال کیا ہے کہ کسی ایک آیت یا کسی ایک حدیث سے یا دوسری جو تمہاری دلیلیں ہیں، ان سے اگر قرآن حدیث میں نہیں تو آپ امام ابو حنیفہؒ سے ہی ثابت کر دیں کہ انہوں نے ایک نماز پڑھی ہو اور عورت کی شرمگاہ کو وہ شہوت کے ساتھ دیکھ رہے ہوں۔ ان پر شہوت غالب ہو۔ نعوذ باللہ استغفر اللہ۔ آپ مجھ سے یہ باتیں اس لئے کہلوا رہے ہیں۔

مولانا محمد امین صفدر صاحب۔

الحمد للہ و کفیٰ والصلوٰۃ والسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ امابعد.

مولوی شمشاد سلفی صاحب نے فرمایا ہے کہ انہوں نے میری اردو کی غلطی نکالی ہے۔ کہتا ہے کہ مجھے اردو نہیں آتا اسے یہ نہیں پتا کہ اردو مذکر ہے یا مؤنث۔ ایک طرف یہ کہ رہا ہے کہ حنفیوں کی بے بسی آج واضح ہے۔ دوسری طرف یہ کہتا ہے امین ہنستا ہے، مسکراتا ہے۔ جو بے بس ہو گیا وہ ہنستا اور مسکراتا ہے۔ الحمد للہ حنفیوں کو خدا نے دنیا میں ہنسنے کے لئے پیدا فرمایا ہے

ساری زندگی ہنسیں گے، غیر مقلدین کو رونے کے لئے پیدا فرمایا ہے۔ آپ کو نظر آ رہا ہے کہ رو رہے ہیں۔

بہر حال میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ مولوی شمشاد سلفی صاحب اس طرف قطعاً نہیں آئیں گے کہ کوئی ان سے پوچھے اور وہ بتائیں۔ اور کہتے ہیں کہ حنفی قرآن کے بارے میں کیا کہتے ہیں۔ دیکھیں حنفیوں کی ہر کتاب میں لکھا ہوا ہے کہ قرآن کو بے وضو ہاتھ لگانا جائز نہیں ہے۔ تمہارے فتاویٰ ثنائیہ میں لکھا ہے کہ جائز ہے[1] حنفیوں کی ہر کتاب میں لکھا ہے کہ حائضہ عورت قرآن نہ پڑھے۔ تمہارے فتاویٰ ثنائیہ میں لکھا ہے کہ حائضہ عورت قرآن پڑھے۔ اب حنفیوں نے قرآن کا ادب کیا یا غیر مقلدین نے؟۔

آپ یہ کہہ رہے ہیں کہ امین مجھ سے کہے کہ تم عبارت پڑھ کر سناؤ، میں تو تین چار دفعہ کہہ چکا ہوں کہ اگر آپ نے عبارت پڑھ کر ترجمہ کر دیا تو پورے مجمع کو پتا چل جائے گا کہ کتنا بڑا دھوکہ کیا ہے۔ میں نے بار بار کہا ہے کہ عبارت پڑھو ترجمہ کرو یہ مسئلہ بھی مکمل پڑھو اور امامت کی مکمل عبارت پڑھو۔ لیکن جب اس نے پڑھ دیا تو دنیا دیکھے گی کہ اس نے کیا کہا ہے اور لکھا کیا ہوا ہے۔

(۱)۔ لامذہبوں نے عظمت قرآن کو بالائے طاق رکھ کر یہاں تک لکھ دیا۔

حائضہ عورت قرآن پاک کو ہاتھ نہیں لگا سکتی زبان سے پڑھ سکتی ہے۔ (فتاوی ثنائیہ ص۵۳۵ ج۱)

نیز مزید لکھا ہے۔

لم یر ابن عباس بالقراۃ للجنب باسا .

ترجمہ۔ کہ ابن عباس جنبی کے قرأت کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔ (فتاوی ثنائیہ ص۵۱۹ ج۱)

اس کے بعد انہوں نے کہا کہ عبد اللہ روپڑی نے علامہ انور شاہ کشمیریؒ کی غلطیاں نکالی ہیں۔عبداللہ روپڑی تو اللہ اور رسول پر جھوٹ بولتا رہا ہے۔اس کی کتاب اہل حدیث کے امتیازی مسائل اور اپنے رسالہ رفع یدین اور آمین میں اس نے یہ جھوٹ بولا ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ جب آمین کہتے اور ان کے پیچھے ان کے صحابہ ؓ آمین کہتے تو مسجد گونج جاتی۔اس کا حوالہ شوکانی اور روپڑی نے چار کتابوں کا دیا ہے۔

نمبر ا۔

سنن الکبریٰ للبیھقیؒ۔ میں نے پورے ملک میں چیلنج دیا ہے کہ سنن الکبریٰ میں یہ حدیث موجود نہیں ہے۔اس نے دو جھوٹ بولے۔

(۱)۔سنن کبریٰ میں حدیث ہے۔

(۲)۔**بیھقیؒ** نے اسے صحیح کہا ہے۔

نمبر ۲۔

اس نے حوالہ دار قطنی کا دیا میں پوری جرأت سے کہتا ہوں کہ اس نے یہ جھوٹ کہا ہے اور پوری دار قطنی میں یہ حدیث نہیں ہے۔

اس نے دو جھوٹ بولے۔

(۱)۔اس نے دار قطنی کا جھوٹا نام لیا۔

(۲)۔کہ دار قطنی نے اس حدیث کو حسن کہا ہے۔

نمبر ۳۔

پھر اس نے یہ جھوٹ بولا کہ یہ حدیث مستدرک حاکم میں ہے۔

یہ بالکل جھوٹ ہے مستدرک حاکم میں یہ حدیث قطعاً موجود نہیں ہے۔اس نے یہ بھی جھوٹ بولا۔

نمبر ۴۔

اور ساتھ یہ بھی جھوٹ بولا کہ حاکم نے لکھا ہے **صحیح علی شرط الشیخین**۔

آپ اندازہ لگائیں کہ جو ایک حدیث کو نقل کرنے میں اتنے جھوٹ بول جاتا ہو۔ عبداللہ روپڑی، انور شاہ کشمیریؒ کی کتاب سمجھ ہی نہ سکا۔

اس نے جو پہلا اعتراض اس پر کیا ہے وہ بخاری پر بھی ہوسکتا ہے۔ آپ اپنی نماز ثابت کرنے سے بھاگ رہے ہیں کہ جو آپ نے کہا ہے کہ آیتیں غلط لکھی ہیں آیتیں بخاری میں بھی غلط موجود ہیں۔ یہ دیکھیں وحید الزمان کا ترجمہ صفحہ ۴۳۷ آیت ہے۔

ثم قال فسبح بحمد ربک قبل طلوع الشمس وقبل الغروب. (۱)

یہ آیت کسی پارے سے دکھائیں۔ اسی طرح اس ترجمہ میں آیت لکھی ہے صفحہ ۵۹۱ پر

و اذکرو اللہ فی ایام معلومات. (۲)

یہ آیت کسی پارے سے دکھائیں۔

---

(۱)۔ صحیح آیت اس طرح ہے۔

﴿فسبح بحمد ربک قبل طلوع الشمس وقبل غروبها﴾۔

پ ۱۶ سورۃ طٰہٰ آیت ۱۳۰۔

(۲)۔ ﴿واذکروا اللہ فی ایام معدودات﴾۔ پ۲ آیت ۲۰۳۔

اس طرح بخاری شریف ص۱۳۲ ج۱ میں بھی۔

واذکروا اللہ فی ایام معلومات

لکھا ہے۔ چنانچہ غیر مقلدین کو چاہئے کہ امام بخاری اور وحید الزمان پر بھی اعتراض کریں۔

تو اگر کاتب کی غلطیوں سے اس قسم کی غلطیاں ثابت ہوتی ہیں تو پہلے آپ بخاری پر اعتراض کریں کہ بخاری میں یہ آیتیں غلط چھپ گئی ہیں۔ اور چھپی ہوئی ہیں۔ یہ چونکہ آپ کا اپنا ہے اس لئے نظر نہیں آتیں۔ مرزا چونکہ آپ کا اپنا ہے اس لئے اس کو معاف کر دیا ورنہ حقیقۃ الوحی. ساری غلط چھپی ہے۔ چونکہ مرزا آپ کا اپنا تھا، اس لئے کہ وہ بھی تقلید نہیں کرتا تھا آپ بھی نہیں کرتے۔ وہ بھی فقہ کا منکر تھا، آپ بھی فقہ کے منکر ہیں۔ اس لئے اس کو آپ نے معاف کر دیا۔

بحرحال میں تو آپ کو ان باتوں کے جواب اس لئے نہیں دے رہا تھا کہ یہ موضوع کے متعلق نہیں ہیں۔ بات یہ ہے کہ میں اس کو ادھر ادھر نہیں جانے دوں گا۔ اس نے نہ عبارت پڑھی نہ ترجمہ کیا۔

دیکھئے نماز کے مسائل کے بارے میں یہ مولوی شمشاد صاحب بالکل نہیں آرہے۔ نماز سے پہلے طہارت ہونی چاہئے، اور یہ وحید الزمان لکھتا ہے۔ الخمر طاھر. وحید الزمان لکھتا ہے شراب پاک ہے، تو دیکھئے ان کے مذہب میں تو شراب سے بھی وضو کرنا جائز ہے۔

ان کی عرف الجادی میں لکھا ہے کہ شراب نجس تو نہیں ہے حرام ہے۔ پی نہیں جا سکتی لیکن شراب جسم پر انڈیل لے تو مولوی شمشاد سلفی صاحب نماز پڑھ سکتے ہیں۔ شراب میں کپڑے لت پت کر کے یہ نماز پڑھ سکتے ہیں۔ آؤ! مجھے قرآن میں دکھاؤ کہ اس میں یہ ہو کہ اللہ کے نبی ﷺ نے شراب میں لت پت ہو کر نماز پڑھی ہو۔ یہ مسئلہ تم نے کہاں سے لیا ہے۔ مجھے یہ بتایا جائے۔

سنئے آگے اسی عرف الجادی میں صفحہ ۱۰ پر لکھا ہے مردار پاک ہے،[1] خواہ وہ کتا ہو یا خنزیر

---

(۱)۔ دعوی نجس عین بودن سگ وخنزیر و پلید بودن خمر و دم مسفوح و حیوان مردار ناتمام است (عرف الجادی)

ترجمہ۔ کتے اور خنزیر کے نجس عین ہونے کا دعوی اور شراب اور بہتے ہوئے خون اور مردار جانور کے پلید ہونے کا دعوی ناتمام ہے۔

ہو۔وہ پاک ہے نیچے رکھ کر اوپر مولوی شمشاد سلفی نماز پڑھ لے تو پاک چیز پر نماز پڑھی گئی۔مردار کو سر پر اٹھا کر نماز پڑھ لے،تو غیر مقلدین کے نزدیک پاک چیز اٹھا کر نماز پڑھی گئی۔ میں مولوی شمشاد سلفی صاحب سے پوچھتا ہوں کہ کون سی حدیث میں مردار پاک ہے۔اس کو اٹھا کر نماز پڑھنا جائز ہے۔کوئی حدیث اللہ کے نبی ﷺ کی آپ کے پاس ہے تو پیش فرمادیں۔

فتاویٰ ثنائیہ میں لکھتے ہیں کہ کنواں جو ہے اس میں اگر کتا گر کر مر جائے تو پھر بھی اس کا پانی ناپاک نہیں ہوتا اور اگر آپ کو کتے سے اتنی محبت اور پیار ہے تو مجھے قرآن پاک کی کوئی آیت سنادیں کہ آپ کو کتے سے اس قدر پیار کیوں ہے۔کہ آپ پانی میں بھی اس کو دیکھنا چاہتے ہیں۔

والغسل فی الشهوة عند الخروج. یعنی اگر منی خارج ہونے لگی اور آلہ تناسل کو زور سے پکڑے رکھے یہاں تک کہ اس کا انتشار ختم ہوجائے،انتشار ختم ہوجانے کے بعد پھر منی نکلے تو غسل کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔غسل تو دور کی بات ہے ہاتھ دھونا بھی ضروری نہیں۔کیونکہ منی تو پاک ہے۔(۱)

(نزل الابرار من فقہ النبی المختار صفحہ ۲۳)

میں پھر کہتا ہوں کہ وحید الزمان نے یہ نہیں کہا کہ یہ میری بات ہے،یہ کہتا ہے کہ یہ نبی کی فقہ ہے۔معصوم پر وحید الزمان نے یہ تہمت لگائی۔آگے لکھتے ہیں کہ اگر کسی نے چوپائے بھیڑ،

---

(۱). والمعتبر الشهوة عند الخروج فلو امسک الذكر حتى بطلت شهوته ثم خرج المنى لا يلزمه الغسل.

(نزل الابرار ص ۲۳)

ترجمہ۔معتبر وہ شہوت ہے جو منی کے خروج کے وقت ہو پس اگر ذکر کو پکڑ لیا یہاں تک کہ شہوت ختم ہوگئی پھر منی نکلی تو غسل واجب نہیں ہوگا۔

بکری، کتیا، خنزیرنی وغیرہ کی شرمگاہ میں دخول کیا تو غسل فرض نہیں (۱) آیئے ذرا مجھے قرآن کی وہ آیت پڑھ کر سنائیں کہ نزل الابرار کی یہ عبارت قرآن کی کس آیت سے ملتی ہے۔ اور نزل الابرار کا یہ مسئلہ اللہ کے نبی ﷺ کی کس حدیث سے ملتا ہے۔ جس میں یہ لکھا ہو کہ جانور سے اگر بدفعلی کر لی جائے تو تو اس پر غسل بھی فرض نہیں ہوتا۔ صحیح بخاری شریف میں تو یہاں تک ہے کہ اگر اگر بیوی سے صحبت کر لی اور اس سے انزال نہیں ہوا، اور پہلے جدا ہوا تو غسل فرض نہیں ۔ والغسل احوط. غسل بہتر ہے اگر کرے تو بہتر اور نہ کرے تو کوئی حرج نہیں (۲)

(۱). فلو ادخل الجنی حشفته فی فرج المرأة ولم تره ولم تنزل لا یلزم علیها الغسل وکذا اذا اولج فی فرج البهیمة او دبر الادمی او دبر البهیمة (نزل الابرار ص ۲۳)

ترجمہ۔ اگر جن نے اپنے حشفہ کو عورت کی شرمگاہ میں داخل کر دیا اور چھپ گیا، اور انزال نہیں ہوا تو غسل واجب نہیں ہوگا۔ اور اسی طرح اگر چوپائے کی شرمگا یا آدمی کی دبر یا چوپائے کی دبر میں داخل کیا تو غسل فرض نہیں۔

(۲). حدثنا ابو نعیم عن هشام عن قتادة عن الحسن عن ابی رافع عن ابی هریرة عن النبی ﷺ قال اذا جلس بین شعبها الاربع ثم جهدها فقد وجب الغسل تابعه عمرو عن شعبة و قال موسی حدثنا ابان قال لنا قتادة قال انا الحسن مثله قال ابو عبدالله هذا اجود واوکد وانما بینا الحدیث الاخر لاختلافهم والغسل احوط. (بخاری ص ۴۳ ج ۱)

ترجمہ۔ امام بخاری فرماتے ہیں بیان کیا ہمیں معاذ بن فضالہ نے وہ فرماتے ہیں بیان کیا ہمیں ھشام نے اور بیان کیا ہم سے ابونعیم نے وہ ھشام سے وہ قتادہ سے وہ حسن سے وہ ابورافع سے وہ حضرت ابوھریرہ ؓ سے وہ نبی اقدس ﷺ سے آپ ﷺ نے

مولوی شمشاد سلفی۔

الحمد للہ نحمدہ ونصلی علٰی رسولہ الکریم. اما

بعد۔

میں نے آپ سے پہلے عرض کیا تھا کہ آپ میرے سوالوں کا جواب لے دیں، بعد میں ماسٹر امین صاحب کو حق ہے کہ وہ میرے سے سوال کرے۔ میں اس کا جواب دوں گا۔ آپ اس حقیقت کو ٹال رہے ہیں۔ جان بوجھ کر نظر انداز کر رہے ہیں۔ پہلے میرے سوالوں کا جواب دے پھر میرے سے سوال کرے۔ یا ماسٹر امین شروع میں میرے سے سوال کرتا میں اسکو جواب دیتا۔ کیونکہ پہلے سوال میرا ہے میرے سوال انکے ذمے کافی ہو گئے ہیں۔ اس کا جواب لے دیں۔ یا ماسٹر امین صاحب عبارتیں پڑھنے کا کہہ رہے تھے۔ میں نے کہا قرآن کو پیشاب کے ساتھ لکھنا قرآن پر پاؤں رکھنا یہ جو مسائل بیان کیے۔ کتابوں میں دیکھ لیں۔ اگر یہ ہوں تو میں سچا اگر یہ نہ ہوں اگر نہ ہوں تو آپ میرے ساتھ جو چاہیں کریں۔ ہم نے یہ کہا کہ ہماری کتابوں میں صرف اللہ کی کتاب ہے، یا نبی ﷺ کی حدیث ہے۔

گذارش کرنے کا مقصد یہ ہے کہ ماسٹر امین صاحب ان باتوں کا جواب کیوں نہیں دیتے، حضرت حافظ عبداللہ روپڑی نے آپ اندازہ لگائیں جو آدمی انور شاہ کشمیریؒ کی کتاب پر اعتراض کرتا ہے اسکو کہتا ہے کہ وہ نا سمجھ تھا۔ نعوذ باللہ استغفر اللہ. ماسٹر امین صاحب اس کا

فرمایا جب آدمی عورت کی چار جانبوں کے درمیان بیٹھ گیا اور کوشش کی تو غسل واجب ہو گیا۔ متابع لائے ہیں عمرو شعبہ سے۔ اور موسیٰ فرماتے ہیں کہ بیان کیا ہم سے ابان نے فرمایا بیان کیا ہم سے قتادہ نے انہوں نے فرمایا بیان کیا ہم سے حسن نے اس کی مثل، ابو عبداللہ فرماتے ہیں یہ عمدہ اور بہتر ہے اور ہم نے دوسری حدیث بیان کر دی ان کے اختلاف کی وجہ سے اور غسل بہتر ہے۔

جواب لکھ دیں اسکی نا سمجھی ابھی تک کیوں ظاہر نہ کی گئی۔

آج بھی وہ کتاب موجود ہے اور آج تک اسکا جواب حنفیوں دیو بندیوں کی طرف سے نہیں آیا۔ اور آپ کے سامنے کس قدر غلط بات ہو رہی ہے کہ میں جن کتابوں کو اپنی کتابیں کہتا ہوں، ان سے تو وہ کوئی مسئلہ پیش نہ کرے اور جن کتابوں کو میں اپنی کتابیں ہی نہیں مانتا ان سے وہ ڈھٹائی کے ساتھ مسئلہ پیش کرے۔ جن کتابوں کے میں نے حوالے پیش کیے ماسٹر امین کہہ دے کہ وہ کتابیں ہماری نہیں۔ میں کسی ایسی کتاب کا حوالہ پیش نہیں کروں گا جو آپ کے مذہب کی نہیں ہوگی۔ کسی قدر ستم ہے کہ جو کتابیں ہماری نہیں جن کتابوں کو ہم نہیں مانتے ان کتابوں کے حوالے ہمارے سامنے پیش کیے جاتے ہیں۔

میں کہتا ہوں کہ اللہ کی کتاب ہماری کتاب، اللہ کے رسول کی کتابیں ہماری کتابیں ہیں۔ اور غیر نبی سے غلطی ہوسکتی ہے، اور غیر نبی غلط کام بھول کر لغزش سے غلطی کر سکتا ہے۔ ہماری اللہ تعالی سے دعا ہے کہ اللہ انکی لغزش معاف کرے۔ انکی غلطیاں معاف کرے۔

اور آپ وہ باتیں جو تمام فقہ حنفیہ کی باتیں ہیں آپ وہ ہمارے ذمے لگا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ فرج کی رطوبت ان کے ہاں پاک ہے، ہم کہتے ہیں کہ آپ قرآن پاک سے دکھائیں یا حدیث پاک سے دکھائیں۔ اگر آپ قرآن پاک سے ثابت کردیں اگر آپ حدیث پاک سے ثابت کردیں ہم کہیں گے کہ جناب بالکل ٹھیک ہے۔

لیکن اس کے مقابلے میں میں آپ کو آپ کی ہی کتاب دکھاتا ہوں جس کے بارے میں آپ کہتے ہیں کہ یہ کے یا مدینے میں بیٹھ کر لکھی گئی۔ اس میں لکھا ہوا ہے کہ فرج کی رطوبت پاک طاہر ہے۔

(اس پر لوگوں نے کہا کہ عبارت دکھائیں تو مولوی شمشاد سلفی صاحب نے کہا)

اگر یہ عبارت میں دکھا دوں تو میں سچا، اگر نہ دکھا سکوں تو میں جھوٹا۔ اگر یہ عبارت ان کی کتاب میں ہو، تو پھر میں سچا یہ جھوٹے۔

(مولوی شمشاد سلفی صاحب کو اتنا معلوم نہیں ہے کہ عبارت ثابت کرنا ان کے لئے ضروری ہے اس سے احناف کا جھوٹا ہونا لازم نہیں آتا بلکہ صرف اس کا جواب لازم آئے گا۔ مولوی شمشاد سلفی صاحب یہ بہت بڑا دھوکہ دینا چاہتے ہیں جبکہ حضرت یہ دھوکہ اپنی مناظرانہ صلاحیت کی بنا پر کھانے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ از مرتب)

آپ فیصلہ کرلیں۔ آپ دیکھ لیں ان رطوبة الفرج طاهرة عنده.

(ص ۱۲۳ ج ۱)

امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک فرج کی رطوبت پاک ہے۔

مولانا محمد امین صفدر صاحبؒ۔

کتاب دیں۔

مولوی شمشاد سلفی۔

میں کتاب دوں گا یہ دیکھیں۔

اما عنده فهي طاهرة كسائر رطوبات البدن.

اب فیض صاحب اگر یہ دونوں حوالے نہ نکلیں تو آپ کو حق ہے کہ آپ کہیں کہ یہ بات غلط ہے آپ فیصلہ کریں۔

مولانا محمد امین صفدر صاحب۔

الحمد لله وكفى والصلوٰة والسلام على عباده الذين اصطفى امابعد.

مولوی شمشاد سلفی صاحب نے عبارت آدھی پڑھی ہے آگے لکھا ہے۔ اس پر علامہ شامی لکھتے ہیں یہ فتویٰ ہمارا متفقہ فتویٰ نہیں ہے۔

مولوی شمشاد سلفی۔

میں نے دو حوالے پیش کئے پہلے دو پیش کئے ایک صفحہ ۲۲۳ اور ایک صفحہ ۲۲۹ پیش کیا ہے۔

میں نے پہلے آپ کو کہا تھا کہ فقہ حنفی کھچڑی ہے۔ اب یہ دو حوالے اس لئے میں نے آپ کے سامنے پیش کئے تا کہ ان کی کھچڑی آپ پر ثابت کر دوں۔ صفحہ ۲۲۹ پر لکھا ہے اما عندہ فھی طاھرۃ کسائر رطوبات البدن، اب انہوں نے جہاں سے پڑھا ہے کہ لکھا ہے کہ یہ بات ایسے نہیں ہے۔

تو انہوں نے اس کی شرح لکھی وہ یہ کہتے ہیں کہ اما عندہ کا جو مسئلہ ہے کہتے ہیں عند الامام و ظاھر لامہ فی آخر الفصل الا فی انہ معتمد کہتے ہیں کہ اصل یہی ہے جو لکھا گیا ہے اور جو پچھلا مسئلہ ہے وہ غلط ہے۔

مولانا محمد امین صفدر صاحب۔

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم. اما بعد. فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم. بسم اللہ الرحمٰن الرحیم.

عبارت یہ ہے کہ جو باہر ظاہر سے پسینہ آتا ہے اس کو پاک لکھا ہے۔ یہ دیکھیں۔

واما رطوبۃ الفرج الخارج فطاھرۃ اتفاقاً. (۱)

(شامی ص ۳۱۳)

(۱)۔۔عجیب بات یہ ہے کہ یہ ان حضرات کے نزدیک طاہر ہے۔ چنانچہ لکھا ہے:"

رطوبۃ الفرج طاھر". (کنز الحقائق ص ۱۶)

ترجمہ۔ فرج کی رطوبت پاک ہے۔

عورت کی فرج کی رطوبت بھی پاک ہے۔ (تیسیر الباری ص ۲۰۷ ج ۱)

باہر جو پسینہ آتا ہے وہ پاک ہے، یہ بات ہے اگر آپ اس کو حدیث سے ثابت کر دیں۔
سنئے آگے ابن حجرؒ شافعی کا قول ہے اس کو عربی آتی نہیں پیچھے بھی یہی ہے۔ مبنی علی قولهما
کہ یہ ان کا قول نہیں، ان کے قول سے کسی نے یہ بات سمجھ لی ہے، یہاں بھی عندہ کا لفظ ہے۔
ایک ہوتی ہے امام سے روایت اور ایک یہ ہے کہ ان کی روایت کا کوئی اور مطلب بیان کرے۔
جب تک آپ اس کو مفتیٰ بہ ثابت نہ کریں گے اس کو آپ پیش نہیں کر سکتے۔

مولوی شمشاد سلفی۔

نحمده ونصلی علیٰ رسوله الکریم. اما بعد.

گذارش یہ ہے کہ اما عندہ کا لفظ جو میں نے پڑھا ہے۔

و ظاهر كلامه فی فتویٰ.

کہ امام ابوحنیفہؒ کی ظاہر کلام سے جو سمجھا جاتا ہے کہا جاتا ہے کہ یہی معتمد ہے۔ کیا معتمد ہے؟۔ کہ فرج کی رطوبت پاک ہے۔ یہ لفظ آپ کیوں نہیں پڑھتے۔ میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ رطوبت وہ ہوتی ہے جو اندر سے نکلے یا باہر سے۔

اسی طرح نزل الابرار میں لکھا ہے۔

" والمنی طاهر سواء كان رطبا او يابسا مغلظا او غير مغلظا وغسله ازكی واولی وكذالك الدم غير دم الحيض وكذالك رطوبة الفرج ."(نزل الابرار ج ا ص ۴۹)

ترجمہ۔ اور منی پاک ہے تر ہو یا خشک، گاڑھی ہو یا گاڑھی نہ ہو، اور اس کا دھونا بہتر ہے اور اسی طرح حیض کے خون کے علاوہ باقی خون پاک ہیں۔ اور اسی طرح فرج کی رطوبت بھی پاک ہے۔

مولانا محمد امین صفدر صاحبؒ۔

خارج کے لفظ کا معنی کرو۔

مولوی شمشاد سلفی۔

خارج کا مطلب یہ ہے کہ جو اندر سے باہر آئی ہو۔گذارش یہ ہے کہ میں آپ سے اپیل کرتا ہوں کیا عورت کی شرمگاہ کے باہر سے بھی رطوبت نکلتے بھی کسی نے دیکھی ہے۔اندر سے ہی نکلے گی اسی کی بات ہو رہی ہے، باہر جو نکلتا ہے اسے تو لوگ پسینہ کہتے ہیں۔لیکن رطوبت شرمگاہ کے اندر سے نکلتی ہوتی ہے باہر سے اس کے نکلنے کا راستہ بھی بتادو کہ کہاں سے نکلتی ہے۔

مولانا محمد امین صفدر صاحب۔

الحمد لله وكفى والصلوٰة والسلام على عباده

الذين اصطفى. اما بعد.

آگے انہوں نے رطوبت کی تعریف کی ہے، اور لفظ طاہر کی بھی۔ کہ اگر وہ آتی کہ آیا وہ منی ہے یا مذی یا کیا چیز ہے، جب تک وہ پسینہ ہی سمجھا جائے گا۔ کہتے ہیں طاہر ۃ کپڑوں کو دھونا فرض نہیں۔

و من وراء باطن الفرج فانه نجس قطعاً

کیا یہ اسے نظر نہیں آتا۔ دیکھیے اس طرح جھوٹ ثابت ہوا کرتے ہیں۔ اور یہ رات دن اد پر جھوٹ بولتا ہے۔ اگر یہ اعتراض کرتا ہے تو بخاری پر کرو، کیونکہ بخاری میں لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے صحبت کرے اور انزال نہ ہو جب صحبت ہو گی تو اندر کی رطوبت آلہ تناسل پر لگے گی یا نہیں؟۔ (لگے گی) اور لگے گی بھی اندر کی، تو امام بخاری فرماتے ہیں کہ دھونا احوط ہے، بہتر ہے، ضروری نہیں۔

میں کہتا ہوں کہ خدا کا خوف کرو لوگوں کو دھوکہ نہ دو میں کہتا ہوں کہ حدیث پیش کرو۔ یہ

چار حدیثیں اس موضوع کی امام بخاری لائے ہیں۔ بخاری نے چار حدیثیں درج کی ہیں اور ا
چار حدیثوں سے یہ مسئلہ ثابت کیا ہے، اس کے بعد وہ حدیثوں کا مطلب بیان کر رہے ہیں ا
دھونا احوط ہے بہتر ہے۔ اب انزال سے پہلے جو شخص صحبت کرتا رہا ہے تو فرج کے اندر کی رطو
اس کو لگے گی یا نہیں۔

یہ بخاری پر اعتراض نہیں؟۔ کیونکہ شامی نے وضاحت کر دی کہ اگر یہ قصہ باہر کا ۔
دھونا ضروری نہیں اور اگر باطنی لگی تو فانه نجس قطعاً، کہ اندر والی نجاست قطعاً نجس ہے اگر
لگے گی تو دھونا فرض ہوگا۔ شامی کی آدمی عبارت لے کر اعتراض کر دیا۔ اور جہاں بخاری نے چا
حدیثیں پیش کر کے مسئلہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ غسل واجب نہیں
اب یہ بخاری پر تو اعتراض نہیں کر رہا ہے، جس نے چار روایتیں لکھ کر یہ ثابت کیا ہے۔

خلاصہ مناظرہ

کیسٹوں سے جو کچھ دستیاب ہوا اتنا مناظرہ آپ کے سامنے نقل کر دیا گیا ہے۔ آپ حضرات یہ دیکھ چکے ہیں کہ جو عبارات مولوی شمشاد سلفی صاحب نے پیش کیں حضرت نے فرمایا آپ اس کی عبارت پڑھیں، ترجمہ پڑھیں کہ میں جواب دوں۔ مولوی شمشاد سلفی صاحب اس کا ترجمہ کر کے لوگوں کے سامنے اس کی حقیقت واضح نہ کرنا چاہتے تھے، اس لئے مختلف بہانوں سے اس سے جان چھڑاتے ہیں۔ آخر مجبور ہو کر شامی کی عبارت پڑھی تو حضرت نے شامی سے اس کے سوال کا جواب دیکر دھوکے کو واضح کر دیا، تو مولوی شمشاد سلفی صاحب کو شور برپا کر کے مناظرے سے بھاگنے کی سوجھی۔

حضرت نے ان کی کتب سے جب حوالے پڑھے تو اپنی ساری کتب سے انکار کر گئے۔

نماز کے فرائض، واجبات، سنن، مستحبات سب کو خرافات کہ دیا۔ واقعی یہ مولوی شمشاد سلفی صاحب ہی کر سکتے ہیں ہم اس پر مولوی شمشاد سلفی صاحب کو یہی کہہ سکتے ہیں۔

جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

اور یہی لکھ سکتے ہیں۔

مہ فشاند نور سگ عوعو کند ہر کسے بر طینت خود خو کند

یہ مناظرہ غیر مقلدین کی اتنی واضح شکست بتاتا ہے، جو ہر پڑھنے والے پر عیاں ہے چنانچہ منصفین نے بھی یہی کہا کہ آپ اپنی نماز کو ثابت کرنے میں ناکام رہے اور عبارات میں دھوکہ دینے کی کوشش کی۔

دعا ہے کہ اللہ رب العزت ہم سب کو ان لوگوں کے دھوکوں سے محفوظ رکھے۔ آمین۔